تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن

سالِ دوم

علم سیاسیات

(شہریت)

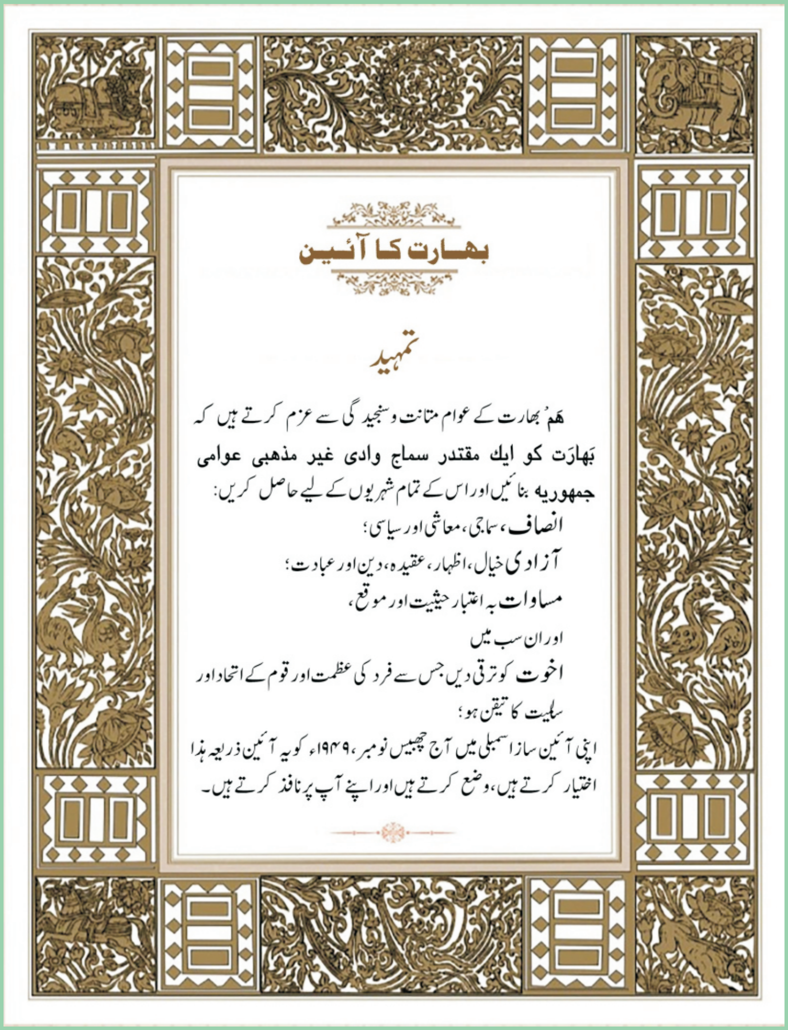
بھارت کا آئین

تمہید

ھَم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذھبی عوامی جمھوریه بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

بنیادی تعلیمی مواد

برائے تعلیمی سال : 2021-2022

تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن

علم سیاسیات (شہریت)

سالِ دوّم

(اُردو میڈیم)

بنیادی تعلیمی مواد

تعلیمی سال

2021-22

Coordinating Committee

Sri Syed Omer Jaleel, IAS
Commissioner, Intermediate Education &
Secretary, Telangana State Board of Intermediate Education
Hyderabad

Dr. Md. Abdul Khaliq
Controller of Examinations
Telangana State Board of Intermediate Education

Md. Abdul Rawoof
Special Officer Urdu
Telangana State Board of Intermediate Education

Educational Research and Training Wing

Ramana Rao Vudithyala

Reader

Mahendar Kumar Taduri

Assistant Professor

Vasundhara Devi Kanjarla

Assistant Professor

Learning Material Contributors

URDU VERSION

عبدالمجیب

Abdul Mujeeb

Principal

Govt. Jr. College Dhanwada

ENGLISH VERSION

Dr. G. Prabhakar Reddy

JL in Political Science, KVR Jr. College,

Vanasthalipuram, R. R. Dist.

M. Vijaya Lakshmi

JL in Political Science, Govt. Jr. College,

B.H.E.L, R.R. Dist.

Chandraiah Chilakapati

JL in Political Science, Govt. Jr. College,

Yacharam, R.R. Dist.

K. Venkanna

JL in Political Science, Govt. Jr. College,

Rayadurgam, R. R. Dist.

حرفِ آغاز

درحال پیش رفت وباء کووڈ۔19 نے سارے عالم کو اپنے پنجۂ مرگ میں لیکر بیشمار انسانوں کو لقمۂ اجل بنایا اور زندگی کے ہر گوشۂ عمل کو تغیر آشنا کر دیا یہاں تک کے شعبۂ تعلیم بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہ سکا۔ اس وباء کی قہر ناکی سے طلبہ کو محفوظ و مامون رکھنے کے لئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ نے اپنے فریسانہ فیصلہ کے ذریعہ کمرۂ جماعت کی روایتی تدریس سے اجتناب کیا اور جدید ٹکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے ٹیلی ویژن کے ذریعہ طلبہ کے تعلیمی سلسلے کو منقطع نہیں ہونے دیا۔ مہلک وباء کے سبب پیدا نامساعد حالات میں دانش آموزان کی دشواریوں کا ادراک کرتے ہوئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ نے تعلیمی بوجھ کو کم کرنے کے لئے نصاب میں 30 فیصد کٹوتی کے ذریعہ امسال صرف 70 فیصد نصاب کو سالانہ امتحان کے لئے لازمی قرار دیا۔ علاوہ ازیں امتحانی پرچہ جات کے الگو کو تبدیل کرتے ہوئے سوالات میں انتخاب کی زیادہ سہولت فراہم کی گئی۔

وباء کے سرعت سے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے تعلیمی سال میں تخفیف کرتے ہوئے کلیات کو طویل عرصہ مسدود رکھنا ناگزیر تھا جس سے متعلمین کی تعلیم متاثر ہوئی۔ قلیل وقت میں سالانہ امتحانات کی تیاری کے خوف سے دانش آموزان کو تناؤ کا سامنا تھا۔ ان کے اس بیم کو فروع کرنے اور امتحانات کی عمدگی سے تیاری کے لئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ بنیادی تعلیمی مواد فراہم کر رہا ہے تا کہ جویانِ علم حوصلہ و اعتماد کے ساتھ سالانہ امتحانات میں شریک ہو سکیں۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ مطالعاتی مواد ہرگز درسی کتب کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ البتہ ان کے لئے رہنمائی فراہم کر سکتا ہے اور مضامین کے نظریات کی تفہیم میں تسہیل پیدا کر سکتا ہے۔

کم عرصہ میں مواد کی تیاری کے لئے میں جناب ڈاکٹر محمد عبدالخالق کنٹرولر آف ایگزامینیشن BIE، جناب محمد عبدالرؤف اسپیشل آفیسر اردو BIE اور مدیر و مترجمین کو تہنیت پیش کرتا ہوں۔ ERTW کے اراکین اور DTP ماسٹر جناب محمد ذکی الدین لیاقت پروپرائٹر ممتاز کمپیوٹرس رحیم منزل شاہ گنج و دیگر تمام اصحاب کو جنہوں نے اس مواد کی تیاری میں اپنا تعاون پیش کیا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ تعلیمی مواد ہماری ویب سائٹ www.tsbie.cgg.gov.in پر بھی دستیاب ہے۔

کمشنر اینڈ سکریٹری

انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن، تلنگانہ

فہرست

یونٹ - I	دستورِ ہند۔تاریخی پس منظر (Indian Constitution – Historical Background)	1-4
یونٹ - II	بنیادی حقوق اور مملکتی حکمت عملی کے رہنمایانہ اُصول (Fundamental Rights and Directive Principles)	5-8
یونٹ - III	مرکزی حکومت (Union Government)	9-14
یونٹ - IV	ریاستی حکومت (State Government)	15-19
یونٹ - V	مرکز۔ریاست تعلقات (Centre-State Relations)	20-21
یونٹ - VI	مقامی حکومتیں (Local Governments)	22-25
یونٹ - VII	ہندوستان کا انتخابی نظام (Election System in India)	26-27
یونٹ - VIII	ہندوستانی سیاست میں عصری مسائل (Contemporary Issues in Indian Politics)	28
یونٹ - IX	تلنگانہ ریاست کی تشکیل (Emergence of Telangana State)	29-32
یونٹ - X	اسمارٹ حکمرانی (Smart Governance)	33-34
یونٹ - XI	ہندوستان اور ہمعصر دنیا (Indian and the World)	35-37

1 اکائی

دستورِ ہند۔تاریخی پس منظر

مختصرترین جوابی سوالات (2 نشانات)

.1 ہندوستانی قومی تحریک میں اعتدال پسند

ج: ہندوستانی قومی تحریک (1885-1905) کا اعتدال پسند مرحلہ حریت پسندی کا دور کہلاتا ہے۔اس دور کے اہم رہنماؤں میں دادا بھائی نوروجی' گوپالا کرشنا گوکھلے' سریندرناتھ بنرجی اور دیگر شامل تھے۔اعتدال پسندوں نے اپنے مطالبات کی یکسوئی کے لئے پرامن اور دستوری طریقے استعمال کئے۔

.2 انتہاپسندوں کے طریقے

ج: 1. برطانوی اشیاء کا مقاطع (بائیکاٹ)

2. اعزازی خطابات اور سرکاری دفاتر کا بائیکاٹ

3. مثبت مزاحمت

4. تعلیم اور بڑے پیمانے پرعوامی بیداری کی حوصلہ افزائی

.3 سائمن کمیشن

ج: برطانوی حکومت نے قانون حکومت ہند 1919 کی جانب سے عمل میں لائی گئی دستوری اصطلاحات کا جائزہ لینے کے لئے ایک قانونی کمیشن کا تقررعمل میں لایا۔یہ کمیشن سرجان سائمن کی صدارت میں سات انگریز ارکان پر مشتمل تھا۔کانگریس نے کمیشن کی کارروائیوں کے مقاطعہ کی اور''سائمن واپس جاؤ'' کے نعروں سے اس کا استقبال کرنے کی اپیل کی۔

.4 سیول نافرمانی تحریک

ج: انڈین نیشنل کانگریس نے گاندھی جی کی قیادت میں 12/مارچ 1930 کو اس تحریک کا آغاز کیا۔پہلے مرحلے کے طور پر گاندھی جی ہندوستانی عوام سے نمک ستیہ گرہ کے آغاز کی اپیل کی۔انہوں نے اپنے 78 شاگردوں کے ساتھ سابرمتی آشرم سے 240 میل دور ساحل سمندر کے قریب واقع ایک دیہات ڈانڈی کی سمت مارچ کیا اور نمک بناتے ہوئے برطانوی حکومت کے قانون نمک کے خلاف ورزی کی۔لہٰذا یہ تحریک ''نمک ستیہ گرہ'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔

.5 مسودہ کمیٹی/مسودہ ساز کمیٹی

ج: دستور ساز اسمبلی نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی صدارت میں مسودہ ساز کمیٹی تشکیل دی جس کے ارکان بی ایل مترا' این گوپال سوامی ایئر' سید محمد سعداللہ' ڈاکٹر کے۔ایک منشی' سرالاڈی کرشنیا سوامی ایئر اور ڈی پی کھیتان تھے۔بنگال نرسنگ راؤ اس کمیٹی کے دستوری مشیر اعلیٰ تھے۔

6. دستور ہند کا دیباچہ

ج: ہندوستانی دستور کا دیباچہ اس کے اغراض و مقاصد اور خواہشات کی عکاسی کرتا ہے۔ جواہر لال نہرو کے الفاظ میں، یہ ایک اعلان نامہ ہے، ایک عہد ہے، ایک عزم اور سمجھوتہ ہے۔ دستور کا دیباچہ قرارداد مقاصد کی بنیاد پر تیار کیا گیا تھا۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. ہندوستانی قومی تحریک کے آغاز کے کوئی چار اسباب بیان کیجئے۔

ج: ہندوستانی قومی تحریک کے آغاز کے اسباب:

1. برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی
2. سماجی و ثقافتی نشاۃ ثانیہ/ اصطلاحات
3. عظیم بغاوت
4. انگریزی تعلیم
5. معاشی استحصال
6. قحط اور شدید غربت
7. صحافت
8. جابرانہ حکمرانی
9. نسلی امتیاز
10. انڈین نیشنل کانگریس کا قیام

1. برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی: ہندوستان میں برطانوی حکومت نے یہاں کے معاشرے پر مثبت اور منفی دونوں اثرات مرتب کئے۔ برطانوی حکومت نے اس ملک میں کئی ذیلی محکموں کے ساتھ ایک ٹھوس انتظامی ڈھانچہ متعارف کروایا۔ انگریزوں نے ہندوستانی سیول سرویسز (ICS) متعارف کیا۔ انہوں نے پوسٹ اور ٹیلی گراف، مواصلات، ریلوے، شاہراہیں اور بڑے آبپاشی نظام کے بنیادی ڈھانچہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان اچھی چیزوں کے باوجود انگریزوں نے ہندوستانی معاشی وسائل کا بے رحمانہ استحصال کیا اور ہندوستانی دولت برطانیہ منتقل کی۔ یہ عوامل انگریزوں کے خلاف بے اطمینانی پیدا کرنے کا باعث بنے اور عوام کو قومی تحریک شروع کرنے پر مجبور کیا۔

2. انگریزی تعلیم: انگریزوں نے ہندوستان میں انگریزی تعلیم کو متعارف کروایا۔ جس نے عوام میں سائنسی طرز فکر کو جنم دیا۔ انگریزی تعلیم نے ہندوستانیوں کو آزادی، مساوات، انصاف اور جمہوریت جیسی مغربی سیاسی اقدار سے روشناس کروایا۔ لیکن انگریزوں نے ہندوستان میں ان نظریات پر عمل نہیں کیا۔ اسطرح کی دوہری پالیسی نے انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کو برطانوی حکومت کے خلاف کیا اور وہ اس تعلق سے انگریزوں سے سوالات کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے ہم وطنوں میں انگریزوں کے خلاف بیداری پیدا کی۔

3. صحافت: اس دوران کئی اخبارات، روزناموں اور جرنلس نے ہندوستانیوں میں قوم پرستی کے احساسات کو بیدار کیا۔ امرت بازار پتریکا، کیٹری پیٹریاٹ، ہندو، نواجیون، آندھرا پتریکا جیسے مشہور اخباروں نے عوام میں حب الوطنی اور قوم پرستی کے جذبات کو فروغ دیا۔

4. **انڈین نیشنل کانگریس کا قیام:** 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ہندوستانی قومی تحریک میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ شروعات کے دور میں انڈین نیشنل کانگریس نے برطانوی حکومت کے خلاف نہایت ہی محتاط رویہ اختیار کیا اور کسی قومی سطح کی مخالف نوآبادیاتی تحریک شروع کرنے سے باز رہی۔ آگے چل کر اس تنظیم نے چیمپئن کا درجہ حاصل کرلیا کیوں کہ اس نے قوم پرستی کے جذبات کو فروغ دینے میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا اور حصول آزادی کے لئے عظیم خدمات انجام دیں۔

2. قانون حکومت ہند 1919ء کے اہم توضیعات کیا ہیں؟

ج: قانون حکومت ہند 1919ء میں مختلف دستوری اصلاحات کو شامل کیا گیا جن کے متعلق ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

1. ہندوستان میں سکریٹری آف اسٹیٹ کی عاملانہ کونسل 8 تا 12 اراکین پر مشتمل ہوگی اور ان میں سے نصف ہندوستان میں خدمات انجام دیں گے۔ اس طرح گورنر جنرل کی عاملانہ کونسل میں ہندوستانیوں کے لئے رکنیت ایک سے بڑھا کر تین کردی گئی۔
2. مرکزی مقنّنہ دوایوانی ہوگی۔ جس میں ریاستی کونسل 60 ارکان پر اور قانون ساز اسمبلی 146 ارکان پر مشتمل ہوگی۔
3. صوبائی سطح پر دوہری حکمرانی نظام (Dyarchy) متعارف کروایا گیا۔
4. سکھ، اینگلوانڈین، عیسائی اور یوروپی اقوام کے رائے دہندوں کو علیحدہ علیحدہ حلقہ رائے دہی کے طور پر منظّم کیا گیا۔
5. بالواسطہ انتخاب کے نظام کو راست انتخابات میں بدلا گیا۔ تاہم حق رائے دہی کو صرف محصول ادا کرنے والے اور تعلیم یافتہ طبقوں تک محدود کردیا گیا۔

3. قانون آزادی ہند 1947 کے اہم نکات کی نشاندہی کیجئے۔

ج: قانون آزادی ہند 1947 کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

1. ہندوستان اور پاکستان کے نام سے دو علیحدہ اور مقتدر اعلیٰ مملکتیں تشکیل دی جائیں گی۔
2. ہندوستان اور پاکستان کے لئے دو علیحدہ دستور ساز اسمبلیاں تشکیل دی جائیں گی۔
3. ہندوستان اور دیسی ریاستوں پر برطانوی بالادستی ختم ہوجائے گی۔
4. دیسی ریاستیں دونوں میں سے کسی ایک مملکت میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا فیصلہ کرنے کے معاملے میں آزاد رہیں گی۔
5. دونوں مملکتوں کے علاقوں کا تعین کیا گیا تاہم انہیں کسی علاقے کو شامل کرنے اور نکالنے کے اختیارات عطا کئے گئے۔

طویل جوابی سوالات (10 نشانات)

1. ہندوستانی دستور کی نمایاں خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔

ج: **ہندوستانی دستور کی نمایاں خصوصیات:**

1. **تحریری اور مفصل ترین دستور:** دستور ہند ایک تحریری دستاویز ہے۔ یہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ذریعہ تیار کردہ، بحث کردہ اور نافذ کردہ ہے۔ اس دستور کی تیاری اور منظوری کے لئے کل 2 سال، 11 ماہ اور 18 دن کا عرصہ لگا۔ ابتدا میں ہندوستانی دستور 395 دفعات، 22 حصوں اور 8 جدول پر مشتمل تھا۔

2. **ہندوستان ایک مقتدر اعلیٰ، سماج وادی، سیکولر اور عوامی جمہوریہ:** دستور کو اختیار کرنے کے ساتھ ہندوستان ایک مقتدر اعلیٰ اشترا کی (سوشلسٹ)، غیر مذہبی (سیکولر) اور عوامی جمہوریہ بن گیا۔ ہندوستان اندرونی (داخلی) طور پر مکمل آزادی و خود مختاری کے ساتھ فیصلے لینے کا اہل اور بیرونی (خارجی) لحاظ سے مقتدر اعلیٰ بنا۔ سیکولر اور سوشلسٹ کے الفاظ کو 1976ء میں 42 ویں ترمیم کے ذریعہ شامل کیا گیا۔

3. **اعلیٰ و نیک اغراض و مقاصد:** ہندوستانی دستور نیک و اعلیٰ اغراض و مقاصد کا حامل ہے۔ یہ شہریوں کو تمام سماجی و معاشی اور سیاسی معاملات میں انصاف کی ضمانت دیتا ہے اور تمام شہریوں کو اظہار خیال، عقیدہ یقین اور عبادت کی آزادی فراہم کرتا ہے۔

4. **لچکدار اور استواریت کا امتزاج:** دستور ہند میں لچکدار اور استوار دونوں طریقوں سے ترمیم کی جاسکتی ہے۔ پارلیمنٹ دستور کے بعض حصوں میں سادہ اکثریت کے ذریعہ ترمیم کرسکتی ہے اور دیگر معاملات میں مخصوص طریقہ کار کے ذریعہ ترمیم کی جاسکتی ہے۔

5. **وحدانی اور وفاقی خصوصیات:** دستور ہند نے ہندوستان کو ''یونین آف اسٹیٹ'' قرار دیا ہے۔ یہ وحدانی جذبہ کے ساتھ وفاقی ساخت فراہم کرتا ہے۔ ایمرجنسی کے دوران وحدانی نظام فراہم کرتا ہے اور عام حالات میں وفاقی نظام، ڈاکٹر بی۔آر۔ امبیڈکر اور دیگر اہم قائدین نے ہندوستانی دستور کو ایسا وفاقی دستور قرار دیا جس کا جھکاؤ وحدانی طرز حکومت کی طرف ہے۔ کے سی وہیر نے ہندوستانی دستور کو نیم وفاقی قرار دیا۔

6. **پارلیمانی حکومت:** دستور ہند نے مرکزی اور ریاستی دونوں سطحوں پر برطانوی طرز کا پارلیمانی حکومت متعارف کروایا۔ تاہم برطانوی طرز کی شاہی حکومت کو نہیں اپنایا گیا۔ بلکہ اس کے برعکس ہندوستانی دستور سازوں نے ہندوستان کے لئے آئرلینڈ کی طرز پر منتخبہ صدر کی سفارش کی۔ انہوں نے برطانوی سیاسی نظام کی دیگر تمام خصوصیات جیسے عاملہ کے دو قسم کے سربراہ وغیرہ کو اپنایا۔

7. **آزاد عدلیہ:** دستور ہند نے ہندوستانیوں کے لئے آزاد اور مربوط عدلیہ فراہم کی۔ لہٰذا ہندوستان میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ بلا کسی خوف و جانبداری کے اور عاملہ و مقننہ کے دباؤ سے بالکل آزاد رہ کر اپنے فیصلے سناتے ہیں۔

8. **بنیادی حقوق:** دستور ہند کی حریت پسندانہ اور جمہوری نوعیت بنیادی حقوق میں جھلکتی ہے۔ ان کو دستور کے تیسرے باب میں دفعات 12 سے 35 میں شامل کیا گیا ہے۔ ابتداً دستور میں سات بنیادی حقوق شامل تھے فی الحال صرف چھ بنیادی حقوق ہیں۔

9. **مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول:** دستور کے چوتھے باب میں، دفعات 36 سے 51 تک چند اصولوں کو مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ خطوط کے طور پر شامل کیا گیا۔ ہمارے دستور سازوں نے ان اصولوں کو آئرلینڈ کے دستور سے اخذ کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ اصول ہندوستان کو ایک فلاحی، گاندھیائی اور حریت پسند مملکت میں تبدیل کریں گے۔

10. **بنیادی فرائض:** 1950ء میں تیار شدہ اصل دستور میں شہریوں کے بنیادی فرائض کی فہرست موجود نہیں تھی۔ سورن سنگھ کمیٹی برائے دستوری اصلاحات کی سفارشات کی بنیاد پر باب IV A کے تحت دستور کی دفعہ 51 A میں بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا۔

11. **واحد شہریت:** ہمارا دستور ہندوستان میں پیدا ہوئے تمام افراد کو واحد شہریت عطا کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کو بھی ایسی ہی واحد شہریت عطا کرتا ہے جو ملک میں ایک معینہ مدت تک مقیم رہے ہوں۔ ہندوستانی قوم میں اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ عام بالغ رائے دہی، دوایوانیت (دوایوانی مقننہ)، پنچایت راج اور نگر پالیکا قوانین، درج فہرست طبقات اور درج فہرست قبائل سے متعلق خصوصی توضیعات دستور ہند کی دیگر نمایاں خصوصیات ہیں۔

2 اکائی

بنیادی حقوق اور مملکتی حکمت عملی کے رہنمایانہ اصول

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

.1 رہنمایانہ اصولوں میں گاندھیائی تصورات رگاندھیائی اصول

ج: گاندھیائی اصول ہندوستان میں مثالی حکمرانی فراہم کرتے ہیں۔

1. دیہی پنچایتوں کو منظّم کرنا
2. دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتوں کو فروغ دینا
3. مملکت نشہ آور مشروبات اور منشیات کی ممانعت کے لئے اقدامات کرے۔
4. کمزور رپسماندہ طبقات کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دینا

.2 رہنمایانہ اصولوں میں اشتراکی اصول

ج: 1. مملکت سماجی نظام کا تحفظ کرے اور عوام کی فلاح و بہبود کے فروغ کو یقینی بنائے۔
2. مناسب ذرائع معاش کی فراہمی۔مرد اور عورت کو مساوی کام کے لئے مساوی اجرت۔
3. کام پانے، تعلیم حاصل کرنے، بیروزگاری اور پیرانہ سالی کی صورت میں سرکاری امداد پانے کے حق کو یقینی بنائے۔
4. مملکت تمام مزدوروں کو مناسب اجرت کے مواقع فراہم کرے۔

.3 کوئی چار بنیادی فرائض واضح کیجئے۔

ج: 1. دستور کی پابندی کرنا، اس کے اداروں اور نصب العین، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرنا۔
2. قومی تحریک کے اعلیٰ نصب العین کی تقلید کرنا اور اس کو عزیز رکھنا۔
3. ہندوستان کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کا تحفظ کرنا اور انہیں برقرار رکھنا۔
4. ملک کا دفاع کرنا اور ضرورت پڑنے پر قوم کی خدمت انجام دینا۔

طویل جوابی سوالات (10 نشانات)

.1 دستور ہند میں شامل بنیادی حقوق کی وضاحت کیجئے۔

ج: بنیادی حقوق کو دستور ہند کے حصہ سوم III میں شامل کیا گیا ہے۔ان حقوق کا تذکرہ دفعات 12 تا 35 میں کیا گیا ہے۔

بنیادی حقوق کی درجہ بندی:

1. مساوات کا حق (دفعات 14 تا 18)
2. آزادی کا حق (دفعات 19 تا 22)
3. استحصال سے بچنے کا حق (دفعات 23 اور 24)
4. مذہبی آزادی کا حق (دفعات 25 تا 28)
5. تمدنی اور تعلیمی حق (دفعات 29 تا 30)
6. دستوری چارہ جوئی کا حق (دفعہ 32)

1. مساوات کا حق (دفعات 14 تا 18)

دفعہ 14 میں کہا گیا ہے کہ قانون کے آگے تمام افراد مساوی ہیں۔

دفعہ 15 میں کہا گیا ہے کہ مملکت کسی بھی شہری کے ساتھ محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی ایک کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں کرے گی۔

دفعہ 16 میں کہا گیا ہے کہ مملکت کسی بھی ملازمت یا تقرر کے معاملہ میں تمام شہریوں کو مساوی مواقع فراہم کرے گی۔

دفعہ 17 ''چھوت چھات'' کو کالعدم قرار دیتی ہے۔

دفعہ 18 میں کہا گیا ہے کہ مملکت کی جانب سے تمام خطابات کو سوائے فوجی اور علمی کے ختم کر دیا گیا ہے۔

2. آزادی کا حق (دفعات 19 تا 22):

دفعہ 19 میں کہا گیا ہے کہ تمام شہریوں کو مندرجہ ذیل 6 قسم کی آزادیاں یا حقوق حاصل ہیں:

(a) تقریر اور اظہار خیال کی آزادی کا حق
(b) پر امن طریقے سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا حق
(c) انجمنوں کو قائم کرنے کا حق
(d) ملک کے تمام علاقہ میں آزادانہ نقل و حرکت کا حق
(e) ملک کے کسی بھی علاقہ میں سکونت اور آباد ہونے کا حق
(f) کسی بھی پیشہ یا کام کو اختیار کرنے کا حق

دفعہ 20 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی فرد کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے جب تک کہ اس نے اس وقت نافذ العمل کسی قانون کی خلاف ورزی کی ہو اور کسی بھی شخص کو کسی جرم کے ارتکاب کے لئے اس وقت نافذ قانون کے مطابق سزا سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ 21 زندگی کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔

دفعہ 22 کسی بھی شخص کو بغیر اطلاع گرفتاری اور اسے تحویل سے باز رکھتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے گرفتار کر کے حراست میں لیا گیا ہے اس کی گرفتاری کے 24 گھنٹوں کے اندر قریبی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔

3. استحصال کے خلاف حق (دفعات 23 اور 24)

دفعہ 23 انسانوں کی خرید وفروخت، بیگار اور جبری مزدوری کی دیگر اقسام کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

دفعہ 24 کے مطابق 14 سال کے کم عمر بچوں کو کسی کارخانے یا کان میں کام نہیں کروایا جائے گا اور نہ ہی کسی دوسرے پر خطر کام میں استعمال کیا جائے گا۔

4. مذہبی آزادی کا حق (دفعات 25 تا 28)

دفعہ 25 کے مطابق تمام افراد کو ضمیر کی آزادی، مذہب کو قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق حاصل ہے۔

دفعہ 26 مذہبی اور خیراتی اداروں کو قائم کرنے اور چلانے کا حق عطا کرتا ہے۔

دفعہ 27 میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو کسی مخصوص مذہب یا مذہبی طبقے کے اخراجات اس کے فروغ یا انتظام کے لئے کسی بھی قسم کا ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ 28 کے مطابق مملکت کی جانب سے کلی طور پر چلائے جانے والے تعلیمی اداروں میں کسی خاص مذہب کی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

5. تمدنی و تعلیمی حقوق (دفعہ 29 اور 30)

دفعہ 29 میں کہا گیا ہے کہ ہر شہری اپنی زبان، رسم الخط اور تمدن کے تحفظ کا حق رکھتا ہے۔ دفعہ 30 میں کہا گیا ہے کہ مذہبی و لسانی اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی اداروں کے قیام اور انتظام کا حق حاصل ہے۔

6. دستوری چارہ جوئی کا حق (دفعہ 32)

دفعہ 32 کے مطابق ہر شہری کو یہ حق ہوگا کہ مناسب کارروائی کے ذریعہ حقوق کے نفاذ کے لئے عدالت عظمیٰ سے رجوع ہو۔ عدالت عظمیٰ کو ان حقوق کے نفاذ کے لئے ہدایات یا احکامات جاری کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اسے دستور کی روح اور تمام بنیادی حقوق کا زرہ بکتر کہا جاتا ہے۔

2. بنیادی حقوق اور مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

بنیادی حقوق	مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول
1. بنیادی حقوق نوعیت کے اعتبار سے منفی ہیں۔	1. مملکتی پالیسی کے اصول مثبت نوعیت کے ہیں۔
2. یہ عدالتوں کے ذریعہ قابل نفاذ ہیں۔	2. مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصول عدالتوں کے ذریعہ قابل نفاذ نہیں ہیں۔
3. بنیادی حقوق شہریوں سے متعلق ہیں اور فرد کی زندگی اور آزادی کی حفاظت کرتے ہیں۔	3. مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کا مقصد قوم کی سماجی سیاسی اور معاشی پہلوؤں کی ترقی اور فلاح و بہبود ہے۔
4. بنیادی حقوق اور مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کے مابین تصادم کی صورت میں بنیادی حقوق کو فوقیت حاصل ہوگی۔	4. مملکتی پالیسی کے اصولوں کو فرد کے بنیادی حقوق پر فوقیت نہیں ہے۔
5. ان حقوق کو دستور کے تیسرے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔	5. انہیں دستور کے حصہ چہارم میں بیان کیا گیا ہے۔
6. ان پر عمل آوری یا نفاذ کے لئے علیحدہ قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے۔	6. ان پر عمل آوری یا نفاذ کے لئے علیحدہ قانون سازی ضروری ہے۔
7. ہر حکومت کو بنیادی حقوق کو نافذ کرنا ہوگا۔	7. مملکتی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کا نفاذ حکومت میں موجود نمائندوں کی مرضی وخواہش پر مبنی ہوگا۔
8. بنیادی حقوق مملکت کی سیاسی جمہوریت کی ترجمانی کرتے ہیں۔	8. یہ اصول قوم کے خیالات اور حکومت کے مقاصد و اہداف کی وضاحت کرتے ہیں۔

اکائی 3

مرکزی حکومت

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

.1 الکٹورل کالج/انتخابی مجلس کی ساخت

ج: صدر جمہوریہ ہند کا انتخاب انتخابی مجلس (الکٹورل کالج) کی جانب سے کیا جاتا ہے جو (a) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (b) ریاستی قانون ساز اسمبلیوں (c) دہلی، پانڈیچری اسمبلیوں کے منتخب شدہ اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

.2 مرکزی مجلس وزرا کی ساخت

ج: ہندوستان میں مرکزی مجلس وزرا تین قسم کے وزرا پر مشتمل ہوتی ہے: کابینی وزراء، مملکتی وزراء اور نائب وزراء۔

.3 قومی ایمرجنسی

ج: اگر صدر جمہوریہ ہند مطمئن ہو جائے کہ تمام ملک یا کسی ریاست میں جنگ، بیرونی جارحیت یا مسلح بغاوت کی بناء پر ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے تو قومی ایمرجنسی کا اعلان کرسکتے ہیں اس قسم کی ایمرجنسی کا نفاذ مرکزی مجلس وزراء کی تحریری سفارش پر عمل میں لایا جاتا ہے۔

.4 راجیہ سبھا کی ساخت

ج: دستور ہند کی دفعہ 80 کے مطابق راجیہ سبھا کو تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کے ارکان کی تعداد زیادہ سے زیادہ 250 ہوگی، جس میں سے 238 اراکین ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کے منتخبہ نمائندے ہوں گے اور 12 اراکین کو صدر جمہوریہ ہند نامزد کریں گے۔

.5 لوک سبھا کی ساخت

ج: لوک سبھا ہندوستانی پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یا عوامی ایوان ہے اس کی اعظم ترین تعداد 552 ہے۔ اس کے اراکین ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

.1 نائب صدر کا انتخاب اور ان کے فرائض کے متعلق تحریر کیجئے۔

ج: نائب صدر کا انتخاب متناسب نمائندگی بذریعہ واحد قابل منتقلی ووٹ کے اصول کے مطابق انتخابی مجلس (الکٹورل کالج) کے ذریعہ کیا جاتا ہے جس میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخبہ اور نامزد اراکین شامل ہوتے ہیں۔

اختیارات وفرائض:

.1 **راجیہ سبھا کے صدرنشین:** نائب صدر ہند بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کے صدرنشین ہوتے ہیں۔ وہ راجیہ سبھا کے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہیں اور ایوان کی کارروائی چلاتے ہیں۔ اگر ایوان میں کسی مسودے پر رائے مساوی طور پر منقسم ہو تو وہ اپنا فیصلہ کن ووٹ کا استعمال کرتے ہیں۔

2. صدر جمہوریہ کی حیثیت سے: اگر صدر جمہوریہ کا عہدہ مخلوعہ ہوجائے تو نائب صدر، صدر جمہوریہ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یہ عارضی طور پر زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک بطور صدر فرائض انجام دے سکتے ہیں۔اس دوران وہ صدر ہند کے مشاہرہ (تنخواہ) اور الاؤنس و دیگر مراعات کے مستحق ہوتے ہیں۔

2. لوک سبھا اسپیکر کے فرائض بیان کیجئے۔

ج: پارلیمنٹ کے طریق عمل اور کاروبار قرائین قوانین 1950 کے تحت اور کچھ دستوری توضیعات کے مطابق اسپیکر مندرجہ ذیل متفرق فرائض انجام دیتے ہیں۔

1. اسپیکر لوک سبھا کے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہیں۔
2. اگر کسی مسودے (بل) پر ارکان کی رائے مساویانہ طور پر منقسم ہو تو وہ اپنے فیصلہ کن ووٹ کا استعمال کرتا ہے۔
3. وہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔
4. وہ ایوان میں کسی بھی تحریک کی منظوری کے متعلق فیصلہ کرتا ہے۔
5. ایوان میں تحریک التواء اسپیکر کی رضامندی سے پیش کی جاتی ہے۔
6. وہ اراکین کو ایوان میں سوالات پوچھنے کی اجازت دیتا ہے۔
7. وہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کوئی مسودہ مالیاتی ہے یا نہیں۔

طویل جوابی سوالات (10 نشانات)

1. ہندوستانی پارلیمان / پارلیمنٹ کے اختیارات و فرائض بیان کیجئے۔

ج: پارلیمان ہند ایک اعلیٰ قانون ساز ادارہ ہے جو عام ہندوستانی عوام کے مقاصد اور تمناؤں کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ حکومت ہند کے لئے درکار قوانین کی تشکیل میں کلیدی رول ادا کرتا ہے۔

1. قانون سازی کے اختیارات: پارلیمنٹ کو مرکزی فہرست اور مشترکہ فہرست (متوازی فہرست) میں شامل تمام امور پر قانون سازی کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ہر مسودہ (Bill) دونوں ایوانوں کی منظوری کے بعد قانون (Act) کی حیثیت حاصل کرلیتا ہے۔صدر کو اس بات کا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ کسی مسودہ کو دوبارہ غور و خوص کے لئے پارلیمنٹ کو واپس روانہ کریں۔اگر پارلیمنٹ اس مسودہ کو دوبارہ منظور کرتی ہے تو صدر کو لازماً اس پر دستخط کرنا پڑتا ہے۔صدر کی دستخط کے بعد ہی مسودہ قانون بنتا ہے۔

2. عاملانہ اختیارات: عاملہ پر قابو / کنٹرول پارلیمنٹ کا دوسرا اہم اختیار ہے۔تحریک التواء، تحریک تخفیف، تحریک توجہ دہانی، تحریک عدم اعتماد وغیرہ عاملہ پر کنٹرول کے ذرائع ہیں۔لوک سبھا کا اعتماد حاصل ہونے تک وزیر اعظم اور مجلس وزراء کے اراکین اپنے عہدوں سے مستفید ہوتے ہیں یا برقرار رہتے ہیں۔

3. مالیاتی اختیارات: پارلیمنٹ، قومی خزانہ عامرہ (National Exchequer) کی نگہبان ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر عاملہ کسی بھی قسم کے مصارف عمل میں نہیں لاسکتی۔ مرکزی کابینہ سالانہ بجٹ تیار کرتی ہے اور منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرتی ہے۔ پارلیمنٹ کی منظوری سے مرکزی حکومت نئے محصولات عائد کرتی ہے۔

4. **دستوری ترمیم کا اختیار:** دستور ہند کی دفعہ 368 کے تحت پارلیمنٹ کو دستوری ترمیم کا اختیار عطا کیا گیا ہے۔ دستور میں اب تک کی گئی ترمیمات میں سے زیادہ تر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی دوتہائی اکثریت کی منظوری سے کی گئی ہیں۔ بعض توضیعات میں ترمیم کے لئے کم از کم نصف سے زیادہ ریاستی مقننا ؤں کی توثیق لازمی ہے۔

5. **انتخابی فرائض:** ہندوستانی پارلیمنٹ، صدر جمہوریہ اور نائب صدر کا انتخاب کرتی ہے۔ لوک سبھا کے اراکین اپنے میں سے دو اراکین کو بحیثیت اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر منتخب کرتے ہیں۔ راجیہ سبھا کے اراکین اپنا نائب صدر نشین منتخب کرتے ہیں۔

6. **عدالتی اختیارات:** ہندوستانی پارلیمنٹ، صدر جمہوریہ ہند، نائب صدر، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججس کے خلاف عدم کارکردگی، غیر شائستہ برتاؤ، خرد برد وغیرہ الزامات ثابت ہونے کی بناء پر ان کے مواخذہ کا اختیار رکھتی ہے۔ یہ چیف الیکشن کمشنر اور اٹارنی جنرل (AG) کو ان کے عہدوں سے برخاست کرنے (معزول کرنے) میں نمایاں رول ادا کرتی ہے۔

7. **بحث و مباحثہ کے فرائض:** پارلیمنٹ بحث و مباحثہ کا فورم ہے جہاں عوامی امور پر بحث و مباحثے کئے جاتے ہیں۔ یہاں قومی اور بین الاقوامی معاصر مسائل، عوامی شکایتوں کے ازالہ سے متعلق امور پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔

8. **دیگر اختیارات:** ہندوستانی پارلیمنٹ مندرجہ ذیل مسودات پر بھی بحث کرتی ہے۔
   1. ریاستوں کے حدود میں تبدیلی
   2. ریاستی قانون ساز کونسلوں کی تشکیل یا برخاستگی۔
   3. ریاستوں کے ناموں میں تبدیلی سے متعلق۔

2. صدر جمہوریہ ہند کے اختیارات و فرائض بیان کیجئے۔

ج: صدر جمہوریہ ہند مملکت کا دستوری سربراہ ہوتا ہے۔ ملک کے اول شہری کی حیثیت سے وہ ملک کے اتحاد و سالمیت کا مجسم اور قوم کی خود مختاری کی شناخت ہے۔ کیوں کہ حکومت ہند تمام عاملانہ اقدامات رسمی طور پر صدر جمہوریہ ہند کے نام سے ہی انجام دیتی ہے۔

اختیارات و فرائض:

صدر جمہوریہ ہند کے اختیارات و فرائض کی تین زمروں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔

1. عام اختیارات
2. مفاجاتی یا ہنگامی اختیارات
3. اختیارات تمیزی

I. عام اختیارات

1. **عاملانہ اختیارات:** صدر جمہوریہ ہند مرکزی حکومت کے تمام عاملانہ اختیارات کا استعمال کرتے ہیں۔ بحیثیت عاملانہ سربراہ مندرجہ ذیل تقررات روبہ عمل لاتے ہیں۔
   1. وزیر اعظم کا تقرر
   2. مرکزی مجلس وزراء کا تقرر

3. ریاستی گورنراورمرکزی زیرانتظام علاقوں کے لیفٹیننٹ گورنروں کا تقرر
4. ناظم تنقیح وحسابات (کمپٹر ولراینڈ آڈیٹر جنرل) کا تقرر
5. سپریم کورٹ وہائی کورٹس کے ججس کا تقرر
6. مرکزی الیکشن کمیشن کا تقرر وغیرہ۔

2. قانون سازی کے اختیارات: دفعہ 79 واضح کرتی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند مرکزی مقنّنہ کا جزو لاینفک (لازمی حصہ) ہے۔اس بنا پر صدر کو مندرجہ ذیل قانون سازی کے اختیارات حاصل ہیں:

1. وہ پارلیمنٹ کے اجلاسوں کو طلب وملتوی کر سکتے ہیں۔
2. وہ لوک سبھا کے عام انتخابات کے منعقد ہونے والے پہلے اجلاس کو مخاطب کرتے ہیں اور ہر سال کے افتتاحی اجلاس پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو مخاطب کرتے ہیں۔
3. وہ راجیہ سبھا کے بارہ اور لوک سبھا کے دو اینگلو انڈین ارکان کو نامزد کرتے ہیں۔
4. وہ لوک سبھا کو تحلیل کر سکتے ہیں۔
5. وہ پارلیمنٹ کی جانب سے منظور شدہ مسودات پر دستخط کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ کا اجلاس نہ ہونے کی صورت میں صدر آرڈیننس جاری کر سکتے ہیں۔

3. مالیاتی اختیارات: صدر ہر مالیاتی سال کا آغاز پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے حکومت ہند کے سالانہ بجٹ کی پیشی کے ذریعہ کرتے ہیں۔صدر کی اجازت کے بغیر کوئی بھی مالیاتی مسودہ لوک سبھا میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ مالیاتی کمیشن اور ناظم تنقیح وحسابات (کمپٹر ولراینڈ آڈیٹر جنرل) کی رپورٹس پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

4. عدالتی اختیارات:

(i) وہ سپریم کورٹ اور ریاستی ہائی کورٹس کے چیف جسٹس و دیگر ججوں کا تقرر کرتے ہیں۔
(ii) دستور کی دفعہ 72 کے تحت صدر کو کسی بھی ملزم کی سزا معاف کرنے ملتوی کرنے یا اس میں تخفیف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
(iii) صدر دستوری وقانونی امور پر رائے حاصل کرنے کے لئے سپریم کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔
(iv) صدر جمہوریہ ہند ہندوستانی اٹارنی جنرل (AG) کا تقرر کرتے ہیں۔

5. فوجی اختیارات: صدر جمہوریہ ہند دفاع افواج کے سپہ سالار اعظم ہوتے ہیں۔اس بنا پر بری، بحری اور فضائی افواج کے سپہ سالاروں کا تقرر کرتے ہیں۔وہ جنگ کے آغاز یا اختتام کا اعلان کر سکتے ہیں۔

6. سفارتی اختیارات: صدر جمہوریہ دیگر ممالک کے لئے سفراء اور دیگر سفارتی عہدیداروں کا تقرر کرتے ہیں۔ تمام بین الاقوامی معاہدات اور سمجھوتے صدر کے نام سے ہی انجام دئے جاتے ہیں۔

II. مفاجاتی/ایمرجنسی اختیارات:

(i) قومی ایمرجنسی (دفعہ 352): اگر صدر جمہوریہ ہند مطمئن ہو جائے کہ تمام ملک یا کسی ریاست میں جنگ یا بیرونی جارحیت یا مسلح بغاوت کی بنا پر ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے تو مرکزی مجلس وزراء کی تحریری سفارش پر قومی ایمرجنسی کا اعلان کر سکتے ہیں۔

(ii) دستوری ایمرجنسی (دفعہ 356): اگر صدر، ریاستی گورنر کی رپورٹ کے ذریعہ مطمئن ہو جائیں کہ موجودہ حالات میں ریاستی حکومت دستوری توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی تو وہ متعلقہ ریاست میں دستوری ایمرجنسی کا اعلان کر سکتے ہیں۔ جس کو صدر راج یا مرکزی حکمرانی کہا جاتا ہے۔

(iii) مالیاتی ایمرجنسی (دفعہ 360): اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ملک یا کسی ریاست میں مالیاتی استحکام کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے تو وہ مالیاتی ایمرجنسی کا اعلان کر سکتے ہیں۔

III. اختیارات تمیزی:

(i) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی جانب سے منظور کردہ مسودات کو دوبارہ غور وخوص کے لئے روانہ کر سکتے ہیں۔

(ii) مسودوں کو مسترد (ویٹو) کر سکتے ہیں (سوائے مالیاتی مسودے)

3. وزیر اعظم ہند کے اختیارات وفرائض کی وضاحت کیجئے۔

وزیر اعظم مرکزی حکومت وملک کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر جمہوریہ ہند لوک سبھا میں اکثریتی جماعت یا مخلوط گروہ کے قائد کو بطور وزیر اعظم تقرر کرتے ہیں اور وزیر اعظم کے مشورے سے وزراء کا تقرر انجام دیتے ہیں۔ دستور ہند کی دفعہ 74 واضح کرتی ہے کہ وزیر اعظم کی زیر قیادت مرکزی مجلس وزراء صدر جمہوریہ کو ان کے فرائض کی انجام دہی میں صلاح ومشورہ دے گی اور تعاون کرے گی۔

وزیر اعظم کے اختیارات وفرائض:

1. **مرکزی کابینہ کا قائد:** وزیر اعظم مرکزی مجلس وزراء کا قائد ہوتا ہے۔ مرکزی مجلس وزراء میں کسی کو بھی شامل یا برخاست کر سکتے ہیں۔ وہ وزراء کے قلمدانوں میں ردوبدل کر سکتے ہیں اور استعفیٰ طلب کر سکتے ہیں۔ کابینی اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔

2. **پارلیمنٹ کا قائد:** وزیر اعظم کو لوک سبھا میں اکثریتی جماعت کے قائد کی حیثیت سے پارلیمنٹ کا قائد تصور کیا جاتا ہے۔ وہ بحیثیت حکومت کا ترجمان اعلیٰ کابینی فیصلوں سے پارلیمنٹ کو واقف کراتا ہے۔ حکومت کی اہم پالیسیوں کا اعلان کرتا ہے۔ ایوان کے اجلاسوں کی تاریخ طئے کرتا ہے اور لوک سبھا کی تحلیل کا اعلان کرتا ہے۔

3. **مرکزی حکومت کا قائد:** وزیر اعظم حکومتی سربراہ ہوتا ہے۔ عملی طور پر مرکزی حکومت کے اہم تقررات وزیر اعظم کی جانب سے انجام دئے جاتے ہیں۔ وہ مجلس وزراء کے ساتھ مل کر مختلف پالیسیوں اور پروگراموں کو تشکیل دیتا ہے۔ عوام اور ملک کی بہتری اور ترقی کے لئے متعدد پراجکٹوں کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ مرکزی حکومت کے مختلف محکمہ جات کے درمیان تال میل پیدا کرتا ہے۔

4. **صدر جمہوریہ اور مجلس وزراء کے درمیان رابطہ کار:** وزیر اعظم صدر جمہوریہ اور مجلس وزراء کے درمیان پل (رابطہ) کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ صدر کو مجلس وزراء کے فیصلوں سے واقف کروانا اس کا فرض ہے۔ اور مرکزی حکومت کے انتظامی امور ومعاملات سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

5. **قوم کا قائد:** وزیراعظم بین الاقوامی تعلقات کے سلسلہ میں قوم کے ترجمان اعلیٰ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے۔ وہ تمام اہم خارجی پالیسیوں کے فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

4. **سپریم کورٹ کے فرائض تحریر کیجئے۔**

ج: سپریم کورٹ ہندوستان کی اعلیٰ ترین عدالت ہے۔ یہ بنیادی حقوق اور دستور کی محافظ ونگہبان ہوتی ہے۔ ہندوستان میں آزاد اور مربوط عدالتی نظام پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں تمام ملک کے لئے واحد اور یکساں عدالتی نظام اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔

اختیارات وفرائض: سپریم کورٹ کے دائرۂ اختیار میں ابتدائی سماعت، مرافعہ کی سماعت اور مشاورتی فرائض شامل ہیں۔

1. **ابتدائی سماعت کا اختیار:** اس دائرۂ اختیار کے تحت ان تنازعات کے متعلق ابتدائی سماعت کا اختیار رکھتا ہے۔ (i) حکومت ہند اور ملک کی کوئی ایک یا ایک سے زائد ریاستوں کے درمیان تنازعہ، (ii) حکومت ہند اور کوئی ایک ریاست یا چند ریاستوں دوسری ایک یا زائد ریاستوں کے درمیان تنازعات، (iii) دو یا دو سے زائد ریاستوں کے مابین تنازعات۔

2. **مرافعہ (اپیل) کی سماعت کا اختیار:** سپریم کورٹ کو مندرجہ ذیل امور میں نچلی عدالتوں کے دئے گئے فیصلوں کے خلاف مرافعہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔

(i) **دستوری مقدمات:** سپریم کورٹ ایسی اپیل کی سماعت کرتا ہے جس میں دستوری تشریح زیر بحث ہو۔

(ii) **دیوانی مقدمات:** دیوانی مقدمات میں ہائی کورٹ کی جانب سے صادر کردہ حکم کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہائی کورٹ اس بات کی تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں دستوری تشریح کا کوئی قانونی جواز شامل ہے۔

(iii) **فوجداری مقدمات:** فوجداری امور میں کسی بھی فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جاسکتی ہے حتیٰ کہ وہ ہائی کورٹ کا آخری فیصلہ یا سزا ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقتاً فوجداری مقدمات میں ہائی کورٹ ہی اپیل کی آخری عدالت ہوتی ہے لیکن پارلیمنٹ نے سپریم کورٹ کو فوجداری مقدمات سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کا اختیار دیا ہے۔

3. **مشاورتی فرائض:** سپریم کورٹ کے چند مشاورتی فرائض بھی ہیں۔ صدر جمہوریہ ہند قانونی جواز یا دستوری تشریح سے متعلق مسئلہ پر سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ صدر کی جانب سے رجوع کئے گئے کسی بھی مسئلہ پر اپنی رائے پیش کرے گی۔

4. **متفرق فرائض**

(i) **نظیری عدالت (ریکارڈ کی عدالت):** سپریم کورٹ نظیری عدالت کے طور پر فرائض انجام دیتی ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ فیصلے ہندوستان کی تمام عدالتوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ مستند قرار دئے جاتے ہیں اور مستقبل میں مقدمات کے لئے حوالے کے طور پر ان کی کافی اہمیت ہوتی ہے۔

(ii) **عدالتی نظر ثانی:** سپریم کورٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی مقننّاؤں کی جانب سے تشکیل شدہ قوانین وعاملانہ فیصلے دستور کے مغائر ہوں تو سپریم کورٹ انہیں کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

4 اکائی

ریاستی حکومت

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

1. ریاستی عاملہ

ج: ریاستی عاملہ گورنر، وزیراعلیٰ اور ریاستی مجلس وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ دستور ہند کی دفعات 153 سے 167 ریاستی عاملہ سے متعلق امور کی وضاحت کرتے ہیں۔ یہ ریاستی حکومت کی پالیسیوں کی تشکیل اور نفاذ میں فیصلہ کن رول انجام دیتے ہیں۔

2. قانون ساز اسمبلی

ج: ہر ریاست کے لئے ایک قانون ساز اسمبلی ہوتی ہے جو ریاستی عوام کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کے ارکان 5 سال کے لئے راست طور پر رائے دہندوں کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں۔ ریاستی مقنّنہ کے اراکین کی اقل ترین تعداد 60 اور اعظم ترین تعداد 500 ہوتی ہے۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. ریاستی گورنر کے اختیارات و فرائض لکھئے۔

ج: ریاستی گورنر کا تقرر صدر جمہوریہ ہند کرتے ہیں۔ یہ ریاست میں مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

ریاستی گورنر کے اختیارات و فرائض:

1. عاملانہ اختیارات
2. قانون سازی کے اختیارات
3. مالیاتی اختیارات
4. عدالتی اختیارات
5. متفرق اختیارات
6. اختیارات تمیزی

1. **عاملانہ اختیارات:** ریاستی گورنر، ریاستی حکومت کے عاملانہ اختیارات کا حامل ہوتا ہے۔

1. گورنر وزیراعلیٰ کا تقرر کرتا ہے۔
2. وزیراعلیٰ کے مشورہ پر دیگر وزراء کا تقرر کرتا ہے۔
3. وہ ریاستی جامعات (یونیورسٹیوں) کے وائس چانسلروں کا تقرر کرتا ہے۔
4. وہ ریاستی پبلک سروس کمیشن، انسانی حقوق کمیشن، الیکشن کمیشن، لوک آیوکت وغیرہ کے صدرنشینوں اور اراکین کا تقرر بھی کرتا ہے۔

2. قانون سازی کے اختیارات:

1. گورنر ریاستی مقنّنہ کے دونوں ایوانوں کو طلب کرنے اور ملتوی کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ وہ ریاستی قانون ساز اسمبلی کو تحلیل کرسکتا ہے۔
2. مقنّنہ کو شخصی طور پر یا پیغامات کے ذریعہ سے خطاب کرسکتا ہے۔
3. وہ قانون ساز کونسل کے 1/6 اراکین کو نامزد کرتا ہے۔
4. ریاستی مقنّنہ کی جانب سے روانہ کردہ مسودوں کی منظوری دیتا ہے۔

3. مالیاتی اختیارات:

1. ریاستی مقنّنہ میں گورنر کی پیشگی اجازت سے مالیاتی مسودے پیش کئے جاتے ہیں۔
2. گورنر کی اجازت سے ریاستی حکومت سالانہ موازنہ (بجٹ) مقنّنہ میں پیش کرتی ہے۔
3. ریاست کا ہنگامی فنڈ (Contingency fund) گورنر کے اختیار میں ہوتا ہے۔

4. عدالتی اختیارات:

1. گورنر ریاستی ہائی کورٹ کے صلاح ومشورہ سے ضلعی ججوں اور دیگر عدالتی عہدیداروں کے تقرر تعیناتی اور ترقی جیسے امور انجام دیتا ہے۔
2. قانونی جرم کرنے والے کسی بھی فرد کی سزا کو معاف ومعطل کرسکتا ہے اور سزا میں تخفیف (کمی) کرسکتا ہے۔
3. ہائی کورٹ کے ججوں کے تقررات کے سلسلہ میں صدر جمہوریہ ہند کو مشورہ دیتا ہے۔

5. متفرق اختیارات:

1. گورنر ریاستی پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ وصول کرتا ہے۔
2. CAG کی رپورٹ کو قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کے پاس روانہ کرتا ہے تاکہ وہ قانون ساز اسمبلی کے آگے پیش کرسکے۔

6. اختیارات تمیزی: گورنران اختیارات کو وزیراعلیٰ کی زیر قیادت مجلس وزراء کے مشورہ کے بغیر استعمال کرسکتا ہے۔

1. وزیراعلیٰ کا انتخاب

2. قانون ساز اسمبلی کی تحلیل

3. ریاست میں صدر راج کے نفاذ کے لئے صدر جمہوریہ کو مشورہ دیتا ہے۔

4. وزارت کی برطرفی

5. بعض امور پر آرڈیننس جاری کرنے سے قبل صدر ہند سے ہدایات حاصل کرتا ہے۔

2. وزیر اعلیٰ کے اختیارات و فرائض بیان کیجئے۔

ج: ریاستی مقننہ کے عام انتخابات کے بعد اکثریتی جماعت کے قائد کو گورنر بحیثیت وزیر اعلیٰ (چیف منسٹر) تقرر کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے اختیارات و فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

1. وزارت کی تشکیل

1. وزارت کی تشکیل وزیر اعلیٰ کی ذمہ داری ہے۔

2. بحیثیت وزیر تقرر کے لئے گورنر کو ارکان کے ناموں کی سفارش کرتا ہے۔

3. وزراء میں قلمدانوں کی تقسیم اور ردوبدل کرتا ہے۔

2. کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت

1. وزیر اعلیٰ ریاستی کابینہ کا صدر نشین ہوتا ہے۔

2. کابینہ کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے اور اس کا ایجنڈہ طئے کرتا ہے۔

3. گورنر اور مجلس وزراء کے درمیان رابطہ

1. وزیر اعلیٰ، گورنر اور مجلس وزراء کے درمیان بنیادی ذریعہ ہے۔

2. وزیر اعلیٰ، گورنر کی مجلس وزراء کے تمام فیصلوں اور قانون سازی تجاویز سے واقف کراتا ہے۔

3. ریاستی سطح پر مختلف کمیشنوں کے تقرر کے سلسلے میں وہ گورنر کا مشیر اعلیٰ ہوتا ہے۔

4. قانون ساز اسمبلی کا قائد:

1. وزیر اعلیٰ ریاستی مقننہ میں اکثریتی جماعت کے قائد کے طور پر کام کرتا ہے۔

2. قانون ساز اسمبلی کا قائد ہوتا ہے۔

3. یہ حکومت اور اراکین کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

5. ترجمان اعلیٰ

1. وزیر اعلیٰ ریاستی حکومت کا ترجمان اعلیٰ ہوتا ہے۔

2. ریاستی حکومت کی اہم پالیسیوں اور پروگراموں کا اعلان کرتا ہے۔

6. برسر اقتدار جماعت کا قائد:

1. وزیر اعلیٰ ریاستی سطح پر برسر اقتدار جماعت کا قائد ہوتا ہے۔

2. وہ پارٹی اجلاسوں میں شرکت کرتا ہے۔

3. وہ اپنی جماعت کے اراکین کو حکومت کے مختلف پالیسیوں اور پروگراموں کی تفصیل فراہم کرتا ہے۔

7. ریاست کا قائد

1. وزیر اعلیٰ ریاست کے قائد کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔

2. آفات سماوی سے متاثرہ افراد کو تسلی و راحت فراہم کرتا ہے۔

3. وہ عوام کے ساتھ روابط (تعلقات) برقرار رکھتا ہے۔

8. قانون ساز اسمبلی کی تحلیل کا اختیار: وزیر اعلیٰ گورنر کو قانون ساز اسمبلی تحلیل کرنے کا مشورہ دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

3. ریاستی قانون ساز کونسل کی ساخت بیان کیجئے۔

ج: قانون ساز کونسل ریاستی مقنّنہ کا ایوان بالا ہے۔ اس وقت صرف چھ ریاستوں تلنگانہ، آندھرا پردیش، بہار، کرناٹک، مہاراشٹرا اور اتر پردیش میں قانون ساز کونسل موجود ہے۔

تشکیل/ساخت: قانون ساز کونسل میں پانچ قسم کے نمائندے پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. جملہ ارکان کے ایک تہائی 1/4 ارکان کو حکومت مقامی اداروں بلدیات، میونسپل کارپوریشن، ضلع پرجا پریشد اور منڈل پرجا پریشد کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔

2. جملہ ارکان کے ایک تہائی 1/4 حصہ ارکان کو قانون ساز اسمبلی کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔

3. جملہ ارکان کے 1/4 حصہ کا انتخاب ریاست میں رہائش پذیر یونیورسٹی گریجویٹس رائے دہندے کرتے ہیں۔

4. جملہ ارکان کے 1/4 حصہ کا انتخاب اسکول اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرتے ہیں۔

5. 1/4 اراکین کو گورنر ان افراد کو نامزد کرتا ہے جن کا تعلق آرٹ، سائنس، ادب اور سماجی خدمات وغیرہ سے ہوتا ہے۔

ان اراکین کا انتخاب متناسب نمائندگی بذریعہ واحد قابل منتقلی ووٹ کے طریقے پر کیا جاتا ہے۔

4. ہائی کورٹ کے اختیارات وفرائض بیان کیجئے۔

ج: ہائی کورٹ کو مندرجہ ذیل اختیارات وفرائض حاصل ہوتے ہیں۔

1. **ابتدائی سماعت کا دائرۂ اختیار**

(i) ہائی کورٹ کو ریاستی نظم ونسق، شادی، طلاق، وراثت اور توہین عدالت کے معاملات میں ابتدائی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔

(ii) دفعہ 226 کے تحت ہائی کورٹ شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے پروانے (Writs) جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے جیسے پروانہ رہائی از حبس بیجا، پروانہ تاکیدی، پروانہ امتناعی، پروانہ مثل طلبی، پروانہ جواز طلبی وغیرہ۔

(iii) پارلیمنٹ کے ارکان اور ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے انتخابی تنازعات کے معاملات میں ہائی کورٹ ابتدائی سماعت کا اختیار رکھتی ہے۔

2. **مرافعہ کا دائرۂ اختیار**

(i) **دیوانی مقدمات:** دیوانی مقدمات سے متعلق ضلعی عدالت یا تحت کی عدالتوں کے خلاف ہائی کورٹ سے اپیل کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ متنازعہ رقم 5000 روپئے سے زائد ہو۔

(ii) **فوجداری مقدمات:** سیشن کورٹ کی جانب سے چار سال سے زائد کی سزا پر ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی جاسکتی ہے۔ سیشن کورٹ کی جانب سے دی گئی سزا یا سزائے موت کی ہائی کورٹ کی جانب سے توثیق ضروری ہے۔

3. **نظیری عدالت:** ہائی کورٹ کے فیصلوں اور احکامات کو عدالتی نظیر یا حوالے کے طور پر ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

4. **عدالتی نظر ثانی:** اگر کوئی قانون یا آرڈیننس دستور کے خلاف ہو تو ہائی کورٹ اس کو کالعدم قرار دینے کا اختیار رکھتی ہے۔

5. **انتظامی فرائض:**

- `دفعہ 277 کے تحت ہر ہائی کورٹ اپنے تحت کی عدالتوں پر نگرانی کا اختیار رکھتی ہے۔
- دفعہ 228 کے تحت کسی مقدمہ کو ایک عدالت سے دوسری عدالت کو منتقل کرسکتی ہے۔
- یہ تحت کی عدالتوں کے عام احکامات جاری کرتی ہے اور ان کی کارکردگی کو باقاعدہ بناتی ہے۔ دستاویزات کی تحقیق وجانچ کرتی ہے۔
- یہ تحت کی عدالتوں کے انتظامی عملہ کے تقرر کا اختیار رکھتی ہے اور ان کی تنخواہوں والاؤنس متعین کرتی ہے۔

5 اکائی

مرکز۔ریاست تعلقات

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. مرکز اور ریاست کے درمیان پائے جانے والے قانون سازی تعلقات کا ذکر کیجیے۔

ج: وفاقی مملکت میں مرکز ریاست تعلقات کو ایک نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔ درحقیقت وفاق کی کارکردگی بڑی حد تک ان تعلقات پر منحصر ہوتی ہے۔ تاہم ان کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لئے دستور میں مرکز ریاست تعلقات کو قانون سازی، انتظامی اور مالیاتی تعلقات کے تحت درجہ بندی کی گئی ہے۔

قانون سازی تعلقات:

1. مرکزی فہرست میں شامل 98 امور پر قانون سازی کا اختیار صرف مرکزی حکومت کو حاصل ہے۔ جیسے شہریت، ریلوے، بینکنگ، ٹیلی فون وغیرہ۔
2. ریاستی فہرست میں شامل 59 امور پر قانون سازی کا اختیار ریاستی حکومتوں کو حاصل ہے جیسے پولیس، زراعت، حکومت مقامی وغیرہ۔
3. متوازی/مشترکہ فہرست میں شامل امور پر مرکزی مقننہ اور ریاستی مقننائوں کو قانون سازی کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس فہرست میں شادی اور طلاق، تعلیم، جنگلات، بہبودی مزدور جیسے موضوعات شامل ہیں۔
4. ماباقی امور (Residuary powers) پر قانون سازی کے اختیارات مرکزی حکومت کو حاصل ہیں۔
5. مفاجاتی/ہنگامی حالات کے صدارتی اعلامیہ کے نافذ العمل ہونے کے دوران پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست میں شامل امور پر قانون سازی کے اختیارات حاصل ہیں۔
6. کسی بھی ریاست میں دفعہ (356) کے تحت صدر راج کے نفاذ کے دوران ریاستی فہرست میں شامل امور سے متعلق قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ کو منتقل ہو جاتا ہے۔
7. راجیہ سبھا سے منظور کردہ قرارداد کے ذریعہ پارلیمنٹ ریاستی فہرست میں سے کسی امر کے بارے میں قانون سازی کر سکتی ہے۔
8. دو یا دو سے زائد ریاستی اسمبلیوں کی درخواست پر پارلیمنٹ ریاستی فہرست میں شامل کسی موضوع کے متعلق قانون سازی کر سکتی ہے۔

2. مرکز اور ریاستوں کے درمیان پائے جانے والے انتظامی تعلقات کی نشاندہی کیجیے۔

ج: دستور ہند کے گیارہویں حصے میں مرکز و ریاست انتظامی تعلقات کی وضاحت کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت عاملانہ اختیارات کے ذریعہ ریاستوں پر کنٹرول رکھتی ہے۔ مندرجہ ذیل توضیعات سے انتظامی امور میں ریاستوں پر مرکز کی واضح بالادستی کا اظہار ہوتا ہے۔

1. صدر جمہوریہ ہند کو کسی بھی ریاست کے گورنر کے تقرر، تبادلے اور برطرفی کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

2. قومی اور فوجی اہمیت سے متعلق مواصلاتی امور میں مرکزی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ریاستوں کو ہدایات جاری کرے۔
3. صدر جمہوریہ ہند کو بین ریاستی کونسل کی تشکیل کا اختیار حاصل ہے۔
4. صدر جمہوریہ ہند قومی ایمرجنسی کا اعلامیہ جاری کرتا ہے تو مرکزی حکومت ریاستوں کو عاملانہ اختیارات کے استعمال کے طریقہ کار کے متعلق ہدایات جاری کر سکتی ہے۔
5. اگر کوئی ریاست مرکزی حکومت کے احکامات کی عمل آوری میں ناکام ہو جائے تو اس ریاست میں صدر راج نافذ کیا جا سکتا ہے۔
6. اپنے علاقہ میں مرکزی حکومت کی املاک کی حفاظت کرنا ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔
7. پارلیمانی قانون کے ذریعہ بین ریاستی آبی تنازعے حل کئے جاتے ہیں۔
8. دستور ہند کی دفعہ 256 کے تحت مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں کو انتظامی امور سے متعلق ہدایات جاری کر سکتی ہے۔
9. کل ہند خدمات کا تقرر اور تعیناتی مرکزی حکومت ہی انجام دیتی ہے۔

3. مرکز اور ریاستوں کے درمیان پائے جانے والے مالیاتی تعلقات بیان کیجئے۔

ج: دستور ہند کے بارہویں حصہ میں مرکز اور ریاستوں کے مابین مالیاتی تعلقات کو شامل کیا گیا ہے۔ دستور ہند میں محصولات کے تعین اور ان کی اصولی اور مرکز و ریاستوں کے درمیان ان کی تقسیم کے سلسلہ میں واضح ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

1. چند محصولات اور ڈیوٹی مرکزی حکومت کی جانب سے عائد اور وصول کئے جاتے ہیں۔ جیسے ایکسائز ڈیوٹی، اثاثہ جات کی کیپٹل ویلو پر محصول وغیرہ۔
2. ریاستوں کی جانب سے عائد اور وصول کئے جانے والے محصولات مثلاً اراضی، ذرائع حمل و نقل (ٹرانسپورٹ)، برقی کے استعمال پر محصول وغیرہ۔
3. مرکز کی جانب سے عائد کئے جانے والے لیکن ریاستوں کی جانب سے وصول اور استعمال کئے جانے والے محصولات جیسے اسٹامپ ڈیوٹی، پرامیسری نوٹ، چیکس وغیرہ۔
4. مرکز کی جانب سے عائد اور وصول کئے جانے والے لیکن ریاستوں کو دیے جانے والے محصولات جیسے ریل، فضا یا بحری راستوں پر مسافروں اور بار برداری پر عائد کئے جانے والے محصولات وغیرہ۔
5. مرکز کی جانب سے عائد اور وصول کئے جانے والے لیکن مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کئے جانے والے محصولات جیسے آمدنی پر محصول (انکم ٹیکس) وغیرہ۔
6. **ریاستوں کو مرکز کے امدادی عطیات:** دستور نے ریاستوں میں درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کی مختلف اسکیمات کے لئے امدادی عطیات عطا کرنے کی خصوصی توضیع شامل کی ہے۔
7. مالیاتی مفاجاتی حالات (مالیاتی ایمرجنسی) کے دوران صدر جمہوریہ ہند کو مرکز اور ریاستوں کے درمیان محصولات کی تقسیم سے متعلقہ توضیعات اور امدادی عطیات کو معطل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

6 اکائی

مقامی حکومتیں

مختصرترین جوابی سوالات (2 نشانات)

.1 بلونت رائے مہتا کمیٹی

ج: کمیونٹی ترقیاتی پروگرام(CDP) اور نیشنل ایکسٹنشن سروس اسکیم(NESS) کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے 16/جنوری 1957ء کواس کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔اس کمیٹی نے 24/نومبر 1957ء کواپنی رپورٹ پیش کی۔

تین سطحی پنچایت راج نظام یعنی گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت، بلاک سطح پر پنچایت سمیتی اور ضلعی سطح پر ضلع پریشد کی تشکیل اس کمیٹی کی اہم سفارش/تجویز ہے۔

.2 ریاستی الیکشن کمیشن

ج: دفعہ (K)243 اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ریاستی الیکشن کمیشن پنچایتوں کے آزادانہ ومنصفانہ انتخابات کو یقینی بنانے کے لئے کس طرح کے اقدامات کرے۔ریاستی گورنراس کا تقرر کرتے ہیں۔

.3 ریاستی مالیاتی کمیشن

ج: دفعہ (I)243 کے تحت ریاستی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کی جاتی ہے۔ریاستی گورنر 5 (پانچ) سالہ میعاد کے لئے ریاستی مالیاتی کمیشن تشکیل دیتے ہیں۔یہ پنچایتوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ریاستی گورنر کوسفارشات پیش کرتا ہے۔

.4 گرام پنچایت

ج: گرام پنچایت، پنچایت راج اداروں کی بنیاد ہے۔یہ دیہات یا چند دیہاتوں کے مجموعہ پر مشتمل ہوتی ہے۔گرام پنچایت بحث ومباحثہ یا قانون سازی کا ادارہ ہے۔

.5 گرام سبھا

ج: دستور ہند کی دفعہ (A)243 گرام سبھا کے متعلق بیان کرتی ہے۔ہر پنچایت گرام سبھا پر مشتمل ہوتی ہے جو گاؤں کے تمام رجسٹرڈ رائے دہندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

.6 سرپنچ

ج: سرپنچ گاؤں کا اولین شہری ہوتا ہے یہ گرام پنچایت کا سیاسی سربراہ بھی ہوتا ہے۔گاؤں کے رجسٹرڈ رائے دہندے اس کو راست طور پر منتخب کرتے ہیں۔

مختصر جوابی سوالات (5نشانات)

1. تلنگانہ پنچایت راج قانون پر مختصر نوٹ لکھئے۔

ج: **تعارف:** تلنگانہ پنچایت راج قانون 2018 کا نفاذ 18/اپریل 2018 سے عمل میں آیا۔ اس قانون کا اہم و بنیادی مقصد جدید تشکیل شدہ ریاست کی ضروریات و خواہشات کی تکمیل کرتے ہوئے حکومت مقامی اداروں کو تقویت دینا تھا۔ یہ قانون 297 سیکشنوں، 8 جدولوں اور 9 حصوں پر مشتمل ہے۔

تلنگانہ پنچایت راج قانون کی اہم خصوصیات:

1. **تین سطحی نظام:** یہ قانون تین سطحی پنچایت راج نظام تشکیل دیتا ہے۔ دیہی سطح پر وگرام پنچایت، منڈل سطح پر منڈل پرجا پریشد اور ضلعی سطح پر ضلع پرجا پریشد۔
2. **اہلیتیں نااہلیتیں:** اس قانون کے ذریعہ کسی بھی پنچایت راج عہدہ کے لئے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے لئے درکار اہلیتوں کا تعین کیا گیا ہے۔
   (i) وہ 21 سال کی عمر مکمل کر چکا ہو۔
   (ii) وہ اس حلقہ کا رائے دہندہ ہو۔
   (iii) 30/مئی 1995ء کے بعد دو سے زائد بچے ہونے کی صورت میں نا اہل قرار دیا جائے گا۔
3. **تحفظات:** اس قانون کے ذریعہ تمام سطحوں پر درج فہرست طبقات وقبائل کو آبادی کی بنیاد پر تحفظات فراہم کئے گئے ہیں۔ پسماندہ طبقات کو 34% نشستیں اور خواتین کو 50% نشستیں مختص کی گئی ہیں۔ یہ تحفظات متواتر 2 میعاد کے بعد باری باری تبدیل کئے جاتے ہیں۔
4. **پنچایتوں کی میعاد:** تمام سطحوں پر پنچایت راج اداروں کی میعاد 5 سال ہوتی ہے۔ تحلیل ہونے پر اندرون چھ ماہ انتخابات منعقد کئے جانے چاہئیں۔ اگر بقیہ میعاد چھ ماہ سے کم ہو تو انتخابات منعقد کرنا ضروری نہیں ہوتا۔
5. **اختیارات وفرائض:** یہ قانون پنچایتوں کو چند اختیارات وفرائض تفویض کرتا ہے۔ جنہیں گیارہویں جدول میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ جملہ 29 امور ہیں جن میں زراعت، صحت وصفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، سماجی بھلائی وغیرہ۔

طویل جوابی سوالات (10نشانات)

1. 73ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کی اہم توضیعات/نکات کی وضاحت کیجئے۔

ج: 73ویں دستوری ترمیمی قانون 1992، 24/اپریل 1992ء سے نافذ العمل ہوا۔ اس قانون کو دستور کے گیارہویں باب میں دفعات 243 تا 243(O) (16 دفعات) میں شامل کیا گیا ہے جو پنچایت راج اداروں کے اختیارات وفرائض اور ذمہ داریوں کی تشریح کرتا ہے۔

قانون کی اہم دفعات (توضیعات):

1. **گرام سبھا:** دفعہ (A)243 گرام سبھا کے متعلق بیان کرتی ہے۔ ہر گاؤں (پنچایت) کی ایک گرام سبھا ہوگی جو دیہی سطح پر پنچایت کے دائرۂ کار میں پائے جانے والے رجسٹرڈ رائے دہندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔
2. **پنچایت کی تشکیل:** یہ قانون تمام ملک میں دیہی سطح پر یکساں تین سطحی پنچایت نظام کا قیام عمل میں لاتا ہے۔ گاؤں کی سطح پر گرام پنچایت 2. بلاک سطح پر۔ بلاک سمیتی، 3. ضلع کی سطح پر۔ ضلع پریشد۔ اگر کسی ریاست کی آبادی 20 لاکھ سے کم ہو تو وہاں پر بلاک سطح پر پنچایت سمیتی نہیں ہوگی۔
3. **پنچایت کی ساخت:** پنچایت راست اور بالواسطہ طریقہ پر منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔ وارڈ کے اراکین (وارڈ ممبر)، سرپنچ، ایم پی ٹی سی، زیڈ پی ٹی سی عوام کے ذریعہ راست طور پر منتخب کئے جاتے ہیں۔ جب کہ نائب سرپنچ، چیرمین، ڈپٹی چیرمین۔
4. **نشستوں کے تحفظات:** اس قانون نے درج فہرست طبقات اور قبائل کے لئے ان کی آبادی کے تناسب کی اساس پر تحفظات فراہم کئے ہیں۔ خواتین کے لئے جملہ نشستوں کی کم از کم ایک تہائی حصہ نشستیں مختص کی ہیں۔ یہ قانون ریاستی مقنّنہ کو پسماندہ طبقات کے لئے تحفظات فراہم کرنے کا اختیار عطا کیا ہے۔ ریاست تلنگانہ نے پنچایت راج نظام کی تمام سطحوں پر پسماندہ طبقات کے لئے 34% اور خواتین کے لئے 50% نشستیں مختص کی ہیں۔
5. **پنچایت کی میعاد:** تمام سطحوں پر ان کی میعاد 5 سال ہے۔ میعاد کی تکمیل سے پہلے تحلیل ہونے پر اندرون چھ ماہ انتخابات منعقد کئے جاتے ہیں اگر بقیہ میعاد چھ ماہ سے کم ہو تو انتخابات کا انعقاد ضروری نہیں۔
6. **اختیارات وفرائض:** دفعہ (G)243 پنچایتوں کے اختیارات وفرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ ان کے 29 اختیارات کو دستور ہند کے گیارہویں باب میں واضح کیا گیا ہے۔ جو زراعت، صحت وصفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، سماجی بھلائی وغیرہ ہے۔

2. 74 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کی اہم توضیعات / نکات تحریر کیجئے۔

ج: 74 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992 کے ذریعہ شہری علاقوں میں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے شہری مقامی اداروں کو دستوری درجہ عطا کیا گیا ہے۔ اسے بلدیات کے عنوان کے تحت دستور ہند کے باب A-11 میں شامل کیا گیا ہے۔ جو 18 دفعات (P)243 تا (G)243 پر مشتمل ہے۔ اس ترمیم کے ذریعہ دستور میں بارہویں باب کا اضافہ کیا گیا جو بلدیہ کو تفویض کردہ 18 امور کی وضاحت کرتا ہے۔

قانون کی اہم دفعات (توضیعات):

1. **بلدیات کی تشکیل:** یہ قانون ہر ریاست میں تین اقسام کے شہری مقامی حکومتوں کے قیام کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔
   1. **نگر پنچایت:** عبوری علاقوں کے لئے یعنی ایسے علاقے جو شہری علاقوں میں تبدیل ہو رہے ہوں۔
   2. **بلدیہ:** چھوٹے شہری علاقوں کے لئے۔
   3. **میونسپل کارپوریشن:** بڑے شہری علاقوں کے لئے۔

2. **بلدیہ کی ساخت:** تمام شہری مقامی اداروں کے اراکین کو جنہیں نگر پنچایت اور بلدیات میں کونسلر، میونسپل کارپوریشن میں کارپوریٹر کہا جاتا ہے۔اس علاقہ کے رجسٹرڈ رائے دہندے راست طور پر منتخب کرتے ہیں۔ چیر پرسن، نائب چیر پرسن اور میئر و ڈپٹی میئر کا انتخاب شہری مقامی اداروں کے منتخب شدہ اراکین، اس علاقہ کے ایم ایل اے، ایم پی، ایم ایل سی اور بہ اعتبار عہدہ اراکین کرتے ہیں۔

3. **محفوظ حلقے:** یہ ترمیمی قانون درج فہرست طبقات اور قبائل کو ان کی آبادی کے تناسب کی اساس پر تحفظات فراہم کرتا ہے۔ خواتین کے لئے ارکان کی تعداد کا جملہ 1/3 حصہ مختص کیا گیا ہے۔ریاستی مقننہ کو پسماندہ طبقات کے لئے تحفظات فراہم کرنے کا اختیار عطا کیا ہے۔ریاست تلنگانہ نے پسماندہ طبقات کے لئے 34% نشستیں اور خواتین کے لئے 50% نشستیں مختص کی ہیں۔

4. **بلدیات کی میعاد:** تمام سطحوں پر شہری مقامی اداروں کی میعاد پانچ سال ہوتی ہے۔اگر میعاد سے قبل تحلیل کی جائے تو اندرون چھ ماہ انتخابات منعقد کئے جاتے ہیں۔ میعاد چھ ماہ سے کم ہو تو انتخابات منعقد نہیں کئے جاتے۔

5. **اختیارات و فرائض:** دفعہ 243(W) شہری مقامی اداروں کے اختیارات و فرائض کی وضاحت کرتی ہے۔ یہ دفعہ دستور کے 12 ویں جلد میں شامل کی گئی ہے جس کے ذریعہ 18 امور جیسے شہری منصوبہ بندی، صحت عامہ، صفائی، قبرستان، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کی تعمیر جیسے اختیارات عطا کئے گئے ہیں۔

اکائی 7

ہندوستان کا انتخابی نظام

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

1. الکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM) کیا ہے؟

ج: روایتی دستی بیالٹ پیپر کو الکٹرانک ووٹنگ مشین کے نظام سے تبدیل کیا گیا۔ EVM کنٹرول یونٹ اور بیالٹ یونٹ پر مشتمل ہوتا جو بیک وقت 64 امیدواروں کے ووٹوں کو ریکارڈ کر سکتا ہے۔

2. یوم قومی رائے دہی کب منایا جاتا ہے؟

ج: ہندوستانی انتخابی کمیشن کا قیام 25/جنوری 1950ء کو عمل میں آیا۔ اسی کی یاد میں 25/جنوری کو یوم قومی رائے دہی منایا جاتا ہے۔

طویل جوابی سوالات (10 نشانات)

1. ہندوستانی انتخابی کمیشن کی تشکیل، اختیارات و فرائض بیان کیجئے۔

ج: **ہندوستانی انتخابی کمیشن:** ہندوستان میں تمام انتخابات، انتخابی کمیشن کے زیر نگرانی اور ماتحتی میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ دستور ہند کی دفعہ 24 کے مطابق انتخابی کمیشن چیف الیکشن کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں پر مشتمل ہوتا ہے فی الحال ہندوستان میں انتخابی کمیشن، چیف الیکشن کمشنر اور دیگر دو الیکشن کمشنروں پر مشتمل ہے۔

انتخابی کمیشن کے اختیارات و فرائض:

1. ہندوستان میں مختلف سیاسی جماعتوں کو مسلمہ حیثیت عطا کرتا ہے، انہیں قومی، علاقائی اور ذیلی علاقائی سیاسی جماعتوں میں درجہ بندی کرتا ہے۔
2. یہ انتخابات کے انعقاد کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرتا ہے۔
3. یہ انتخابی اعلامیہ مناسب تواریخ کے ساتھ جاری کرتا ہے۔
4. یہ سیاسی جماعتوں کے لئے انتخابی ضابطہ اخلاق کو مرتب کرتا ہے۔
5. یہ ملک میں انتخابی مشنری کی نگرانی کرتا ہے۔

6. دھاندلی یا تشدد جیسی بداعمالیوں کی صورت میں یہ رائے شماری کو منسوخ یا ملتوی کرتا ہے۔
7. یہ صدر جمہوریہ ہند یا ریاستی گورنروں کو کسی رکن مقنّنہ کی نااہلیت سے متعلق مشورے دیتا ہے۔
8. انتخابی کمیشن لوک سبھا، راجیہ سبھا، ریاستی قانون ساز اسمبلی اور کونسل کے لئے عام انتخابات اور ضمنی انتخابات کا انعقاد عمل میں لاتا ہے۔
9. صدر جمہوریہ ہند اور نائب صدر جمہوریہ ہند کے انتخابات منعقد کرواتا ہے۔
10. تمام انتخابی عملہ کا تقرر کرتا ہے۔
11. انتخابات سے متعلق تنازعات کے حل کے لئے انتخابی ٹریبونل کا تقرر کرتا ہے۔

8 اکائی

ہندوستانی سیاست میں عصری مسائل

مختصرترین جوابی سوالات (2 نشانات)

1. رشوت ستانی کے اقسام

ج: رشوت ستانی کے معنی ''ذاتی فائدے کے لئے عوامی عہدے کا استعمال''، رشوت ستانی کے کئی اقسام ہیں جیسے رشوت، بھتہ خوری، غبن، اقرباء پروری، ناجائز اثر اندازی، طرفداری وغیرہ۔

2. بے نقاب کنندہ

ج: وہ جہد کار جو سرکاری دفاتر میں کرپشن کو بے نقاب کرتے ہیں اور ان کا انکشاف کرتے ہیں اور عوام کو رشوت ستانی کے خلاف چوکنا کرتے ہیں۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. ہندوستان میں مختلف انسداد رشوت ستانی قوانین کی وضاحت کیجئے۔

ج: حکومت ہند نے رشوت پر قابو پانے کے لئے مختلف سطحوں پر متعدد اقدامات عمل میں لائے ہیں۔

1. رشوت ستانی کو ختم کرنے کے لئے انسداد رشوت ستانی قانون 2018 وضع کیا گیا۔اس کا اہم مقصد سرکاری ملازمین کو سرکاری خدمات انجام دینے کے دوران غیر قانونی طور پر عطیات قبول کرنے یا ادا کرنے پر امتناع عائد کرنا اور الزامات ثابت ہونے کی صورت میں سخت سزا دینا۔
2. انڈین پینل کوڈ (IPC) کی مختلف دفعات رشوت میں ملوث سرکاری ملازمین کے لئے سزا مقرر کرتا ہے۔
3. انسداد غیر قانونی دولت قانون 2002 اور قانون حق معلومات 2005 بدعنوانی کے مقدمات درج کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
4. سرکاری ملازمین پر نگرانی کے لئے 1964ء میں سنٹرل و تجلنس کمیشن (CVC) قائم کیا گیا تھا۔
5. سنٹرل و تجلنس کمیشن کی جانب سے شہریوں کی رہنمائی کے لئے رہنمایانہ اصول مرتب کئے گئے تھے جس میں رشوت ستانی کے معاملہ میں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے بتایا گیا۔

اکائی **9**

تلنگانہ ریاست کی تشکیل

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

1. ریاست حیدرآباد

ج: پولیس ایکشن کے نتیجہ میں سابقہ ریاست حیدرآباد 17 ستمبر 1948ء کو ہندوستانی وفاق میں ضم کردی گئی۔ انضمام کے فوری بعد میجر جنرل چودھری نے ریاست کے نظم ونسق کو سنبھالا۔ ریاستی اسمبلی کے آنے والے انتخابات میں کانگریس پارٹی نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرلی اور برگلہ راما کرشنا راؤ وزیر اعلیٰ بنائے گئے۔

2. ملکی قوانین

ج: آندھرا اور تلنگانہ قائدین کے درمیان 1956ء میں طئے پائے گئے ''شریفانہ معاہدہ'' کے اہم نکات میں تلنگانہ علاقائی کمیٹی کی تشکیل اور ملکی قانون ہیں۔ اس کی رو سے تلنگانہ میں تعلیمی اداروں میں داخلہ اور تمام سرکاری ملازمتوں میں تقرر کے لئے تلنگانہ میں مسلسل 12 سال قیام کو لازمی قرار دیا گیا۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. شریفانہ معاہدہ کی شقوں کی وضاحت کیجئے۔

ج: آندھرا اور تلنگانہ قائدین کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے 20 فبروری 1956ء کو دہلی میں کانگریس ہائی کمان نے ایک اجلاس طلب کیا۔ آندھرا کی جانب سے بی گوپال ریڈی (وزیر اعلیٰ ریاست آندھرا)' این سنجیوا ریڈی' بی لچنا' اے ستیہ نارائن راجو نے نمائندگی کی۔ تلنگانہ کی نمائندگی بوروگولا رام کرشنا راؤ (وزیر اعلیٰ ریاست حیدرآباد)' کے وی رنگا ریڈی' ایم چنا ریڈی' اور جی وی نرسنگ راؤ نے کی۔ انہوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کیے جو ''شریفانہ معاہدہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔

اس معاہدہ کے تحت 1958ء میں تلنگانہ علاقائی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے اختیار میں ترقی اور معاشی منصوبہ بندی' مقامی حکومت خود مختاری' عوامی صحت' ابتدائی و ثانوی تعلیم اور علاقہ تلنگانہ میں داخلوں کی باقاعدگی' زرعی اراضی' گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی خرید و فروخت پر پابندی جیسے امور رکھے گئے۔

اس معاہدہ کا ایک اہم نکتہ ملکی قانون (تلنگانہ میں مسلسل 12 سال قیام کو ضروری قرار دینے والا قانون) کو تعلیمی اداروں میں داخلہ اور تمام سرکاری ملازمتوں میں تقرر کے لئے لازمی قرار دیا گیا۔ اس بات پر بھی اتفاق کیا گیا کہ اگر وزیر اعلیٰ ایک علاقے سے ہو تو نائب وزیر اعلیٰ دوسرے علاقہ سے ہوگا اس کے علاوہ تلنگانہ کو 5 اہم قلمدان جیسے داخلہ، مالگزاری، منصوبہ بندی اور ترقی، کامرس اور انڈسٹری میں سے کوئی 2 قلمدان دئے جائیں۔

طویل جوابی سوالات (10 نشانات)

1. ایک علیحدہ تلنگانہ ریاست کے لئے احتجاج کے ذمہ دار مختلف پہلوؤں کو واضح کیجئے۔

ج: وشال آندھرا تحریک نے آندھرا پردیش کے نظریے کو سنجیدگی کے ساتھ فروغ دیا۔ اس عمل کے دوران تلنگانہ اور آندھرا قائدین کے درمیان ''شریفانہ معاہدہ'' طئے پایا جس کی بنا پر یکم نومبر 1956ء کو ریاست آندھرا پردیش کا ظہور عمل میں آیا۔ تشکیل آندھرا پردیش کے بعد تلنگانہ عوام کی خواہشات کی عدم تکمیل کی وجہ سے علیحدہ تلنگانہ ریاست کا مطالبہ طول پکڑا۔

علیحدہ تلنگانہ ریاست کے احتجاج کے ذمہ دار مختلف عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

1. ملکی قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے سرکاری ملازمت کے حصول اور تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے تلنگانہ میں رہائش کی مدت 15 سال کم کر کے 4 سال کردی گئی۔ جس کے نتیجہ میں تقریباً 50 ہزار آندھرا والوں نے تلنگانہ والوں کے لئے مختص کردہ ملازمتوں پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح تلنگانہ والوں کے روزگار اور تعلیم کے مواقع چھین لئے گئے۔
2. متحدہ آندھرا پردیش میں تلنگانہ علاقہ میں انسانی وسائل کے فروغ کو نظر انداز کیا گیا۔ جب کہ ریاست کی آمدنی میں علاقہ تلنگانہ کی آمدنی کا تناسب ہمیشہ 40% سے زیادہ رہا ہے۔
3. 1972ء کے علاحدہ آندھرا احتجاج کے بعد ملکی قوانین اور تلنگانہ علاقائی کمیٹی سے متعلقہ توضیعات میں ترمیم کرتے ہوئے انہیں غیر موثر بنادیا گیا۔
4. متحدہ ریاست آندھرا پردیش میں تلنگانہ عوام کے لئے تعلیمی سہولتوں کا فقدان تھا۔
5. دریائی پانی کی تقسیم میں بھی علاقہ تلنگانہ ناانصافی کا شکار رہا ہے۔ دریائے کرشنا پر بنائے گئے پراجیکٹ ناگر جنا ساگر اور سری سیلم صرف آندھرائی عوام کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں نہ کہ تلنگانہ علاقہ کے۔
6. گوداوری ندی پر تعمیر کردہ سری رام ساگر پراجیکٹ جو خاص طور پر تلنگانہ علاقہ کے لئے مختص ہے اس پر کام کی رفتار انتہائی سست رہی ہے۔ 50 سال کے بعد بھی بمشکل ڈھائی لاکھا ایکر اراضی کو فائدہ ہوا۔
7. تلنگانہ علاقہ کے پراجیکٹوں پر کام جس کے ذریعہ پانی کی فراہمی کا تیقن دیا گیا تھا جیسے سری سیلم پراجیکٹ کی بائیں نہر کے کام میں پیشرفت غیر اطمینان بخش رہی ہے۔

8. نظام ساگر پراجیکٹ کے تعلق سے مسلسل غفلت برتی گئی۔ محض ریت کی نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے ایک لاکھ ایکر اراضی کو نقصان اٹھانا پڑا۔

9. مانجراندی کا پانی علاقہ تلنگانہ کے اضلاع میدک اور نظام آباد کی آبپاشی سہولتوں کے لئے مختص تھا۔اس کے پانی کو شہر حیدرآباد کی طرف موڑ دیا گیا تاکہ پینے کے پانی کی سہولت ہو سکے۔

10. راجولی بنڈہ جس کا پانی تلنگانہ کے لئے مختص کیا گیا تھا غیر قانونی طور پر علاقہ رائلسیما کو دے دیا گیا۔

11. نائب وزیراعلیٰ اور دیگر قلمدانوں کی تقسیم کے تیقنات کی مستقل طور پر خلاف ورزی کی گئی۔

2. تلنگانہ تحریک میں مختلف جے اے سیز (JACs) کے رول کو بیان کیجئے۔

ج: سیاسی عمل میں غیر سیاسی ایجنسیوں کا بھی بڑا اہم رول ہوتا ہے۔ یہ دراصل وہ پریشر گروپ ہوتے ہیں جو سیاست کی نوعیت اور حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔اسی انداز میں تلنگانہ کے عوام کی آرزوؤں اور امنگوں کو نمایاں کرتے ہوئے کئی مشترکہ مجالس عمل تشکیل دی گئیں۔ان کے پاس مختلف طریقوں سے تلنگانہ ریاست کی تشکیل کے مطالبہ کو پیش کرنے کا سلیقہ تھا۔جن میں قابل ذکر سیاسی جے اے سی، طلباء جے اے سی، کولہ سنگھالہ جے اے سی اور ملازمین جے اے سی ہیں۔

1. **سیاسی جے اے سی (سیاسی مشترکہ مجلس عمل):** 24 رڈسمبر 2009 کو سیاسی جے اے سی تشکیل دی گئی۔قابل ذکر سیاسی جماعتیں تلنگانہ راشٹرا سمیتی، بھارتیہ جنتا پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا، کانگریس پارٹی، تلگودیشم پارٹی، سی پی آئی (ایم ایل) نیو ڈیموکریسی، ملازمین انجمنیں اس میں شامل ہوئیں۔سیاسی جے اے سی نے تلنگانہ کے حصول کے لئے مختلف احتجاجی پروگرام منظّم کئے ان میں عدم تعاون (سہایانرا کرانا)، ملین مارچ، مانواہارم (انسانی زنجیر) سکلہ جنولہ سمے (تمام عوام کی ہڑتال)، ساگراہارم، جیل بھرو، ریلوروکو، ونٹاوارپو وغیرہ شامل تھے۔

2. **کولہ سنگھالہ جے اے سی:** کولہ سنگھالہ جے اے سی (ذات پات پر مبنی) مشترکہ مجلس عمل کی تشکیل تلنگانہ تحریک کا ایک نرالا واقعہ ہے۔اس میں تمام ذاتوں سے وابستہ لوگ شامل ہوئے جن میں دلت، بہوجن، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتوں نے مل کر ایک مشترکہ مجلس عمل قائم کی اور تحریک میں سرگرم حصہ لیا۔حکومت کی غلط سماجی اور معاشی پالیسیوں کے باعث لوگ عرصہ دراز سے چلے آرہے پیشوں سے جدا ہونے پر مجبور ہو چکے تھے۔انہوں نے بھی گروپ بنا کر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔عوام کی بڑی تعداد جو زندگی کے مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھتی تھی اپنے گھروں سے اپنی تہذیبی علامتوں کے ساتھ گلیوں اور سڑکوں پر نکل آئی۔

3. **طلباء جے اے سی:** تلنگانہ تحریک کی شروعات اور اس میں تیزی پیدا کرنے میں مختلف کالجوں اور جامعات کے طلباء کا سرگرم حصہ رہا ہے۔الگ الگ انجمنوں سے وابستہ اور الگ الگ نظریاتی اصولوں سے مزین طلباء نے اپنی مشترکہ مجلس عمل بنائی۔ان میں عثمانیہ یونیورسٹی طلباء جے اے سی، اور کاکتیہ یونیورسٹی طلباء جے اے سی۔

عثمانیہ یونیورسٹی آرٹس کالج کی تاریخی عمارت طلباء جے اے سی کی تشکیل کے لئے ایک لانچنگ گراؤنڈ ثابت ہوئی اس جذبے کو بعد میں دوسروں نے اختیار کیا اور سارے تلنگانہ میں کئی جے اے سیز بشمول سیاسی جے اے سی وجود میں آئی۔ درحقیقت 1957ء سے ہی طلباء ریاست تلنگانہ کی تشکیل کا مطالبہ کررہے تھے اور انہوں نے 1969ء میں اس مقصد کے لئے احتجاج بھی شروع کیا تھا جس میں تقریباً 350 طلباء نے اپنی جانیں قربان کی تھیں۔ 2009 میں جب ٹی آر ایس صدر کے۔ چندر شیکھر راؤ نے مرن برت کا آغاز کیا تھا تو طلباء جے اے سی نے چلو اسمبلی کی اپیل کی تھی۔

4. **ملازمین جے اے سی:** ملازمین، کارکنوں اور اساتذہ کی مشترکہ مجلس عمل جو ملازمین جے اے سی کے نام سے مشہور ہوئی۔ مختلف محکموں سے وابستہ لاکھوں سرکاری ملازمین نے عدم تعاون، قلم رکھ دو، چلو دہلی، لنچ وقفہ میں مظاہرے تمام عوام کی ہڑتال جیسے احتجاج منظّم کئے۔

ملازمین جے اے سی نے 17/فروری 2011 تا 4/مارچ 2011 کے درمیان تلنگانہ کے مطالبہ کو پس پشت ڈالنے پر احتجاج کیا۔ ریاستی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، الکٹرسٹی بورڈ، سنگارینی کالریز، محکمہ صحت کی جے اے سی، گورنمنٹ پریس جے اے سی، ڈرائیوروں کی جے اے سی، اقلیتی ملازمین کی جے اے سی اس میں میں شامل ہوئیں۔

☆☆☆

10 اکائی

اسمارٹ حکمرانی

مختصرترین جوابی سوالات (2 نشانات)

.1 جوابدہی سے کیا مراد ہے؟

ج: جوابدہی سے مراد تمام سرکاری عہدیداروں کا اپنے فیصلوں اور اقدامات کے لئے عوام کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔اس طرح ان کا سماجی تنقیح کے تحت لایا جانا بھی اس میں شامل ہے۔قانون کی حکمرانی اور شفافیت جوابدہی کی ضمانت فراہم کر سکتے ہیں۔

.2 شفافیت کی مختصراًوضاحت کیجئے۔

ج: شفافیت سے مراد مختلف شعبوں میں حکومت کی کارکردگی اور فیصلوں کے متعلق بروقت اور بہ اعتماد معلومات تک عوام کی کسی رکاوٹ کے بغیر آزادانہ رسائی ہے اس میں بروقت رسائی اور بالکل درست معلومات کی فراہمی شامل ہے۔شفافیت کے ذریعہ نظم ونسق کی کارکردگی میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔

.3 لوک ایوکت کے متعلق لکھئے۔

ج: پہلے انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارشات کے مطابق کئی ایک ریاستوں نے ریاستی سطح کے عوامی عہدیداروں کے خلاف شکایات کی سماعت اور ازالہ کے لئے لوک ایوکت کی تشکیل کے لئے قانون سازی کی۔سب سے پہلے ریاست مہاراشٹرا میں لوک ایوکت کی تشکیل عمل میں آئی۔

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

.1 اسمارٹ گورننس (اسمارٹ حکمرانی) سے کیا مراد ہے؟

ج: اسمارٹ گورننس کے معنی آسان، اخلاق پر مبنی، جوابدہ، ذمہ دار اور شفاف حکمرانی کی ہیں۔

اسمارٹ حکمرانی کے اجزاء:

- نظم ونسق کی کارکردگی میں بہتری
- جوابدہی اور شفافیت کا فروغ
- سیاسی چالبازیوں سے احتراز
- عوامی حکمت عملیوں کی کامیاب عمل آوری

- عظیم کارکردگی
- کمیونٹی قیادت کا کردار ادا کرنا
- منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی پر توجہ مرکوز کرنا
- انٹرنیٹ، موبائل اور ویب پر مبنی ٹیکنالوجی کا استعمال
- برقیاتی راج حکمرانی

2. لوک پاک کے اختیارات وفرائض بیان کیجئے۔

ج: لوک پال کو مندرجہ ذیل مرکزی سطح کے سرکاری عہدیدار، سیاسی قائدین اور مختلف عوامی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف شکایات پر تحقیقات کا اختیار حاصل ہے۔

(a) وزیراعظم

(b) مرکزی مجلس وزراء

(c) پارلیمان کے دونوں ایوانوں کے اراکین

(d) گروپ A, B, C درجہ کے عہدیدار

کسی بھی کارپوریشن کے صدر نشین اور اراکین

کوئی بھی ایسا ادارہ، ایجنسی، ٹرسٹ یا تنظیم جس کو 10 لاکھ سے زائد بیرونی امداد حاصل ہوتی ہو۔

☆☆☆

11 اکائی

ہندوستان اور ہمعصر دنیا

مختصر ترین جوابی سوالات (2 نشانات)

1. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کتنے ممالک کی رکنیت ہے؟

ج: اب تک 193 ممالک اقوام متحدہ کے رکن ہیں ان تمام ممالک کو جنرل اسمبلی کی رکنیت حاصل ہوتی ہے۔

2. اقوام متحدہ کے اہم اعضاء کی فہرست بنایئے۔

ج: انجمن اقوام متحدہ چھ اہم اعضاء کے ذریعہ اپنے فرائض انجام دیتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. جنرل اسمبلی
2. سلامتی کونسل
3. اقتصادی اور سماجی کونسل
4. تولیتی کونسل
5. بین الاقوامی عدالت انصاف
6. معتمدی رسکریٹریٹ

3. اقوام متحدہ کے موجودہ سکریٹری جنرل کون ہیں؟

ج: اقوام متحدہ کے موجودہ سکریٹری جنرل Antonio Gutterros ہیں۔

4. پنچ شیل سے کیا مراد ہے؟

ج: پنچ شیل، ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم عنصر ہے۔ یہ طرز عمل کے پانچ اصول ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. ایک دوسرے کی علاقائی یکجہتی اور اقتدار اعلیٰ کا احترام کرنا۔
2. ایک دوسرے پر جارحیت سے احتراز کرنا۔
3. دوسرے ممالک کے داخلی امور میں مداخلت نہیں کرنا۔
4. مساوات اور باہمی مفادات
5. پرامن بقائے باہم

مختصر جوابی سوالات (5 نشانات)

1. ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے کوئی دو عناصر کی وضاحت کیجئے۔

ج: ہندوستانی خارجہ پالیسی کے بنیادی عناصر مندرجہ ذیل ہیں:

1. نوآبادیت اور سامراجیت کی مخالفت

2. نسلی امتیازات کی مخالفت
3. بین الاقوامی امن
4. پنچ شیل
5. غیر جانبداریت

1. **نوآبادیت اور سامراجیت کی مخالفت:** ہندوستان کی خارجہ پالیسی نوآبادیت اور سامراجیت کی مخالفت کرتی ہے۔ ہندوستان اشیاء، آفریقہ اور لاطینی امریکہ کی نوآبادیات میں رہنے والے عوام کے ساتھ جذبہ یگانگت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ نوآبادیات میں عوام کو دبانے کی پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے۔
2. **نسلی امتیازات کی مخالفت:** ایک طویل عرصے سے ہندوستان نسل، تمدن وغیرہ کی بنیاد پر تمام قسم کے امتیازات کی مخالفت کرتا آیا ہے۔ وہ بین الاقوامی سطح پر نسلی امتیازات کے مسائل کو اجاگر کرتا رہا ہے۔

2. جنرل اسمبلی کے اختیارات و فرائض بیان کیجئے۔

ج: جنرل اسمبلی کے اختیارات و فرائض مندرجہ ذیل ہیں:

1. عالمی امن و سلامتی سے متعلق تمام معاملات پر بحث کرتی ہے اور سفارشات پیش کرتی ہے۔
2. بین الاقوامی سماجی اور اقتصادی تعاون سے متعلق معاملات میں ہدایات دیتی اور نگرانی کرتی ہے۔
3. یہ حکومت خود اختیاری سے محروم علاقوں کے انتظامیہ کی رپورٹ اور معلومات پر غور کرتی ہے۔
4. یہ اقوام متحدہ کے سالانہ بجٹ کو منظوری دیتی ہے۔
5. یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے 10 غیر مستقل اراکین، اقتصادی و سماجی کونسل کے 54 اراکین بین الاقوامی عدالت انصاف کے 15 ججس اور سکریٹری جنرل کا انتخاب کرتی ہے۔
6. یہ تمام بین الاقوامی معاہدات کو قبول کرتی ہے۔

3. سلامتی کونسل کی ساخت کیسی ہے؟ کوئی دو فرائض و اختیارات بیان کیجئے۔

ج: سلامتی کونسل کی ساخت: سلامتی کونسل، تنظیم اقوام متحدہ کا ایک اہم عضو ہے۔ یہ 15 ارکان پر مشتمل ہوتی ہے جن میں 5 رکن ممالک کو مستقل رتبہ اور حق تنسیخ (ویٹو پاور) حاصل ہوتا ہے۔ بقیہ 10 غیر مستقل اراکین کو جنرل اسمبلی دو سالہ میعاد کے لئے منتخب کرتی ہے۔

اختیارات و فرائض:

1. یہ بین الاقوامی تنازعات کے پرامن حل کی کوشش کرتی ہے۔
2. بین الاقوامی امن و سلامتی کی برقراری کے لئے حفاظتی اقدامات کرتی ہے۔
3. یہ نئی مملکتوں کے داخلہ یا موجودہ رکن ممالک کے اخراج کے لئے جنرل اسمبلی کو مشورہ دیتی ہے۔

4. **سکریٹری جنرل کے اختیارات وفرائض مختصراً بیان کیجئے۔**

ج: **سکریٹری جنرل کے اختیارات وفرائض:**

1. وہ ایسے تمام معاملات پر جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کو توجہ دلاتا ہے جو بین الاقوامی امن وسلامتی کے لئے خطرناک ہوں۔
2. وہ تنظیم اقوام متحدہ کی کارکردگی سے متعلق سالانہ رپورٹ اور بجٹ تیار کرتا ہے۔
3. وہ جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کرتا ہے۔
4. وہ تمام سمجھوتوں اور بین الاقوامی معاہدہ کے اندراج کی اتھاریٹی کے طور پر کام کرتا ہے۔
5. وہ مختلف مواقع پر تنظیم اقوام متحدہ کی جانب سے امن کی بحالی کے لئے بھیجے گئے دستوں کی نگرانی کرتا ہے۔

☆☆☆